دعوۃ الی الحق والھدایۃ

منازلِ سلوک

نقشبندیہ
چشتیہ
قادریہ
سہروردیہ
سیفیہ

مؤلف
الحکیم محمد رزاق ذیشان حنفی سیفی
(شیخ طرائق اربعہ)

Marfat.com

دعوة الی الحق والهدایة

منازلِ سلوک

مؤلف

الحکیم محمد رزاق زرین حنفی سیفی
(شیخ طرائقِ اربعہ)

ترتیب و تزئین
الاستاذ محمد خالد بزمی حنفی سیفی

زاویہ پبلشرز
6- مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ - لاہور
فون: 042-7248657 موبائل: 0300-9467047

Marfat.com

زاویہ پبلشرز

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۲۰۰۴ء

بار اوّل ______ ۱۰۰۰

ہدیہ ______ 50 روپے

زیرِ اہتمام
نجابت علی تارڑ

ملنے کے پتے

- ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور ۰۴۲-۷۲۲۱۹۵۳
- دار الاخلاص۔ ۴-۳ صدف پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی بازار، پشاور شہر ۰۹۱-۲۵۶۷۵۳۹
- مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفیٰ۔ سرکلر روڈ۔ گوجرانوالہ ۰۴۳۱-۲۲۷۶۹۹
- مکتبہ غوثیہ ہول سیل (پرانی سبزی منڈی) کراچی ۰۲۱-۴۹۱۰۵۸۴
- مکتبہ عثمانیہ۔ رامتلائی روڈ۔ سیالکوٹ ۰۳۰۰-۶۱۰۸۳۱۲
- احمد بک کارپوریشن۔ کمیٹی چوک۔ راولپنڈی ۰۵۱-۵۵۵۸۳۲۰
- مکتبہ المجاہد۔ دار العلوم محمدیہ غوثیہ۔ بھیرہ شریف ۰۴۵۲۱-۹۱۱۷۶۳
- مکتبہ چشتیہ۔ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا
- منہاج القرآن پبلی کیشنز۔ ضیاء مارکیٹ۔ سرگودھا ۰۴۵۱-۷۲۱۶۳۰

Marfat.com

فہرست

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
انتساب	6	سب سے بڑا جاہل	30
پیش لفظ	7	نفس امارا	31
باب نمبر:1، **عقائدِ حقہ**	10	قلب کی سیاہی	32
عقائد حقہ	11	عجب	32
تعارف نقشبندیہ سیفیہ	11	غلط گمان	32
سلسلہ سیفیہ کے اوصاف	14	اصحاب وصول	33
مجنون اور مجذوب میں فرق	20	خلوص نیت	33
نکتہ	21	یقین کا راستہ	34
مجذوب کی تین قسمیں	21	اولیائے کاملین	34
علم	24	قید	35
قرآن مجید والکتاب المبین	27	حاسد	36
وعدے کی تشریح	28	عنایت الٰہی	36
عالم بے عمل	28	حاسد کو نقصان	37
نمائشی صوفیاء	29	نصیب	39
راہِ حق	30	حسد کی چھ وجوہات	40

Marfat.com

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
شیطان کا کھلونہ	40	اعمال	51
دعویٰ	42	زبانی دعووں کی تکذیب	52
سایۂ یزداں	42	لافزنی	53
سب سے بڑا ظالم	43	حقیقی خزینۂ ربانی	54
نصیحت	43	حیثیت مرشد کا انکار	54
رجوع الی المقام	43	تنبیہ	56
جمع الجمع	44	صحیح سلوک	56
قلبِ مومن	44	قرآن میں تدبیر	61
صبر و رضا	44	لقائے حق سے محروم	61
مرتبہ	46	قانونِ الٰہی	62
سالک کی تباہی	46	اللہ کی رسی	63
ذکر	47	معرفتِ حق	65
عنایتِ ربّانی	47	قانونِ قدرت	66
استدلالِ حق	48	ہدایت	66
تجربہ کار حکیم یعنی مرشدِ کامل	49	خالی تمنائیں	68
عظیم ترین صحیفہ	50	نافرمان قلوب	68

عنوانات	صفحہ
ہدایت	69
اے عزیز	69
باب نمبر:2، **فضائل درود وسلام**	75
انتباہ	76
اسلام وایمان	95
سلسلہ نقشبندیہ	99
شجرہ سلسلہ عالیہ طریقہ نقسبندیہ معصومیہ، شمسیہ، مولویہ، ہاشمیہ، سیفیہ، حسینیہ	102
شجرہ طریقہ انیقہ حضرات چشتیہ قدس اللہ اسراھم العلیقہ	105
شجرہ نسب سلسلہ عالیہ حضرات قادریہ قدس اللہ اسراھم الصافیہ	108
سلسلہ طریقہ عمیقہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ اسراھم	110
ماخذ ومراجع	112

Marfat.com

انتساب

مجددِ عصر قیوم زمان حضرت سیدنا اخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب،
المعروف بہ پیرارچی خراسانی حسب ارشاد خواجہ خواجگان
سیدنا اخوندزادہ قبلہ حضرت سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی مؤسس
اول سلسلہ سیفیہ باڑہ بازار منڈی کس علاقہ کھجوری شریف

اور

پیر طریقت رہبر شریعت سیدنا حضرت سید جعفر حسین بادشاہ سیفی
حسینی المعروف باچا صاحب متصل خانقاہ قاضی انورالحق محلّہ نور اٹک شہر
کی دین متین کی ترویج میں شبانہ روز محنت
شاقہ کے نام اس حقیر کوشش کو کرتا ہوں

مؤلف

الحکیم محمد رزاق زرین حنفی سیفی (شیخ طرائق اربعہ)

Marfat.com

پیش لفظ

عزیزان من سالکین سلسلہ سیفیہ

اسلام علیکم ! مجھے چند احباب کی طرف سے خبر ملی ہے کہ مورخہ 11-05-2003 بروز اتوار جو محفل میلاد ﷺ جامع مسجد خیر الوریٰ سائیں محمد حسن سرکار سہوٹ میں منعقد ہوئی۔ اس محفل میں سیفی حضرات جناب الشیخ سید جعفر باچانی سیفی صاحب کی ذات بابرکات کا نظارہ کرنے سے وجد میں آ گئے۔ اور سیفی حضرات نے ہر نعت اور ہر کلمے پر وجد کیا، جس کی وجہ سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

اس سلسلے میں آپ کے گوش گزار کرتا ہوں کہ:

حدیث (۱) صحیحین شریف میں لکھا ہے کہ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ؓ ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ مجھے اپنی چادر میں چھپا دیتے، اور میں حبشیوں کو دیکھا کرتی جو مسجد نبوی میں کھیلا کرتے۔ یہاں تک کہ میں خود تھک جاتی۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ مجھے اپنی

Marfat.com

چادر میں چھپاتے تھے اور میں حبشیوں کا تماشہ دیکھ رہی تھی۔ اور وہ حبشی مسجد نبوی میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر آئے اور ان حبشیوں کو جھڑکا۔ حضور نے فرمایا اے بنی رفدہ! تم بے خوف رہو۔

(۳) حدیث شریف میں ہے کہ پھر گدکے سے مسجد نبوی میں کھیل رہے تھے۔ مجھے یاد نہیں میں نے عرض کی یا حضور ﷺ نے خود فرمایا، کیا تم دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے مجھے اپنی مبارک پشت پر کھڑا کیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار مبارک پر تھا۔ اور آپ ان سے فرماتے تھے کہ تماشہ کیے جاؤ۔ یہاں تک کہ میں تھک گئی، تو آپ نے پوچھا بس! تو میں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ۔

(۴) حضرت امیر حمزہ کی بیٹی کے صاحبزادے کے متعلق جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت جعفر اور آپ کے بھائی زید بن حارثہؓ میں تنازعہ ہوا تو، اس بچی کی پرورش کون کرے گا۔ تو حضور ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا ''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں'' یہ سن کر حضرت علی رقص کرنے لگے۔ اور حضرت جعفر سے فرمایا کہ تو میری صورت و سیرت کا شائبہ ہے، تو انہوں نے حضرت علی سے بھی زیادہ رقص کیا، پھر فرمایا یہ بچی حضرت جعفر کے پاس رہے گی۔ کیونکہ اس بچی کی خالہ جعفر کی منکوحہ ہے، اور خالہ گویا والدہ ہی ہے۔ یہ

Marfat.com

بات بھی مسجد نبوی میں ہوئی۔

معترض حضرات سے درخواست ہے کہ:

کیا آپ کی جامع مسجد سہوٹ بگیال مسجد نبوی ﷺ سے افضل ہے یا مسجد نبوی ﷺ افضل ہے؟

الشیخ طرائق اربعہ محمد رزاق زرین، حنفی، سیفی، حسینی

ماذوناً مطلقاً طرائق اربعہ۔ میر گالہ منگرال سرصوبہ ضلع راولپنڈی

تاریخ 17-05-2003

☆......☆......☆

باب نمبر 1

عقائدِ حقہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقائدِ حقہ:

الحکیم الفقیر محمد رزاق زرین ،قریشی ،حنفی ،سیفی گزارش گزار ہے کہ بہت کوشش کر کے اختصار کے ساتھ جو کچھ لکھا گیا ہے اس کی اصل وجہ کیا ہے۔ مورخہ ۱۱۔۰۵۔۲۰۰۳ کو موضع سہوٹ بگیال میں عرس عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب کے بعد سلسلہ عالیہ سیفیہ کے حضرات وجد کرنے پر بعض معترضین حضرات نے اعتراض کیے ہیں۔ جن کے اعتراض کے جواب میں فقیر محمد رزاق نے اپنے شیخ سید جعفر حسین الحسینی ،سیفی ،(طرائق اربعہ) محلّہ قاضی انوار الحق مرحومؒ اٹک کے فرمان کے مطابق جواب دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔

تعارف نقشبندیہ سیفیہ:

سلسلہ عالیہ سیفیہ کے بانی مبانی جناب شیخ الشیوخ طرائق اربعہ سیدنا سیف الرحمٰن مدظلہ العالی المعروف پیر ارچی خراسانی پیر مبارک صاحب حال پشاور باڑا بازار منڈی والے ہیں۔ پیر صاحب سیف الرحمٰن المعروف پیر ارچی صاحب کے خلفائے خاص نے اپنی تگ ودو کے ساتھ

Marfat.com

سلسلہ سیفیہ کو چار چاند لگائے۔ جن میں سے چند مقتدر ہستیوں کے اسمائے گرامی درجہ ذیل ہیں۔

(۱) السیّد روحانی صاحب حنفی سیفی

(۲) السیّد نورانی صاحب سیفی

(۳) سیّدنا جعفر حسین حنفی سیفی (مرشد من) حال نزد خانقاہ قاضی انوار الحق صاحب مرحومؒ اٹک شریف۔

(۴) جناب میاں محمد صاحب سیفی راوی ریان لاہور شریف

(۵) میجر محمد قاسم صاحب حنفی سیفی (صاجزادہ قاضی انوار الحق صاحب مرحوم اٹک شریف)۔

(۶) قاضی ڈاکٹر امجد حسین صاحب کاظمی (صاجزادہ قاضی انوار الحق صاحب مرحوم محلّہ نورا اٹک شریف)

(۷) صوفی محمد فاروق صاحب خانقاہ سیفیہ نئی آبادی سہوٹ تحصیل کلر سیداں ضلع راولپنڈی۔

(۸) جناب ڈاکٹر سرفراز احمد صاحب حنفی سیفی محمدی (ر) کرنل محمدیہ سیفیہ

Marfat.com

ترنول شریف (اسلام آباد)

ان حضرات کے علاوہ بہت سارے خلفاء دنیا کے کونے کونے میں رشد وہدایت پھیلانے میں مصروف ہیں یہ چند ہستیاں جن کے اسمائے گرامی لکھے گئے ہیں ان کے علاوہ جناب سیدنا سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کے صاحب زادگان جناب الشیخ الحدیث الشیخ حمید اللہ جان صاحب اور جناب الشیخ سعید محمد یار صاحب بھی ممد ومعاون ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ا۔جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اس سے کس کی بات بہتر ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمان برداروں میں سے ہوں (سورۃ حم سجدہ:۳۳)

۲۔تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے تم لوگ نیک کاموں کو بتاتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو (آل عمران:۱۱۰)

۳تم میں ایک جماعت ایسی ہونی ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ پورے کامیاب لوگ ہیں۔(آل عمران:۱۰۴)

۴۔آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور اچھی نصائح سے بلائیے اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بحث کیجئے۔(النحل:۱۲۵)

۵۔آپ فرما دیجئے کہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگیں گیں اور وہ تمہارے سب گناہ معاف فرمانے والا، بڑی شان والا ہے۔(آل عمران:۳۱)

۶۔پس تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا اور میری نعمتوں کی شکر گزاری کرو

اور میری ناسپاسی نہ کرو۔ (البقرۃ:۱۵۲)

۷۔اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے ضرور دکھا دیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہے۔ (العنکبوت:٦٩)

۸۔اے ایمان والو !اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور (فاسد خیالات میں پڑکر) شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو وہ تمہارکھلا دشمن ہے (البقرہ:۲۰۸)

اب مدعا کی طرف آتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ سیفیہ کے اوصاف اور طریقہ کار کیا ہیں سب سے پہلی بات ہے کہ ایمان کی یہ حقیقت نہیں کہ زبان سے کہہ دیا جائے کہ میں ایمان لایا بلکہ حقیقت ایمان یہ ہے کہ ایمان ایک نور ہے جو قلوب میں داخل ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا دل اسلام کے لیے کھول دیتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا۔

"افمن سرح اللہ صدرہ الاسلام فھو علیٰ نور من ربہ" اور حضور ﷺ نے اس نور کی صفت بیان فرمائی ہے کہ نور بندے کے قلب میں داخل ہو جاتا ہے تو قلب فراغ اور واسع ہو جاتا ہے عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ اس کی کوئی علامت جس سے ہم معلوم کرلیں

کہ یہ وہی دل ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایاہاں شناخت یہ ہے کہ جس کا دل دارالغرور سے بھر جائے اور دارالحضور کے طرف رغبت رکھے اور موت کے نزول ہونے سے پہلے اس کی تیاری کرلی ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"ولما یدخل الایمان فی قلوبکم" اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کا محل قلب ہے. جمہور محققین کا مذہب ہے کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور اقرار زبانی اس کی شرط ہے پھر رب تعالیٰ فرماتے ہیں

"ونزلنا من السماء ماءً ما مبارکاً" ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا یعنی اس پانی میں لوگوں کی حیات اور جانوروں کی حیات اور زمین کی آبادی کو بڑا فائدہ ہے حقیقی بات یہ ہے کہ سارا سال پانی زمین میں رہتا ہے. جس سے انگوری نکلتی ہے ہریالی ہوتی ہے خشک جگہیں سر سبز ہو جاتی ہیں رونق ہی رونق ہوتی ہے مال مویشی کے چارے کا بندوبست ہوتا ہے اور انسانوں کی روزی کا سبب بنتا ہے آیت مذکور میں اشارا ہے کہ فیض الہیٰ کا پانی ارواح کے آسمان سے اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس ارواح کے پانی سے ان ہی قلوب کو سیراب فرماتا ہے اور حیات بخشتا ہے. جن قلوب میں اس ارواحی پانی کے حصول کی استطاعت ہوتی ہے اور ایسے ہی قلوب میں محبت کا دانہ اگاتا ہے. جن قلوب کی ماسوائے اللہ کے محبت نہیں ہوتی ایسے

Marfat.com

ہی شجرۃ التوحید پیدا کرتا ہے کہ اس کے تہ بہ تہ گابھے یعنی قسم قسم کے معارف ہوتے ہیں یہ سب ان بندوں کے رزق ہیں جو اپنے رب تعالیٰ کے ہاں شب باشی کرتے ہیں وہی انہیں کھلاتا پلاتا ہے وہی اس فیض ازلی کے ذریعے ویران قلب کے شہر کو نورِ الٰہیٰ سے زندہ کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

"اومن کان میتا فاحیناہ وجعلنا لہ نور الایتہ کذالک الخروج" ایسے ہی نکلتا ہے ظلمات وجود سے واجب الوجود کی طرف یعنی بندہ طالب ذات الٰہیٰ ظلمات سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگتا ہے اور جناب رسول ﷺ کی سنت پر عمل کرنے سے کامل اتباع اختیار کرتا ہے اور کسی کامل ولی کے در پر حاضر ہو کر ذکر قلبی روحی، سری خفی، اخفیٰ، ذکر نفسی وقالبی کی دولت حاصل کرتا ہے اور وہ کامل ولی اس فرد کو اس کی استطاعت کے مطابق عنائت کرتا ہے جب یہ فرد عمل کو قلب میں ڈھالتا ہے تو اس فرد میں استغراق، وجد وعبادات کا نزول شروع ہو جاتا ہے پھر جب سر قلبی ظاہر ہوتا ہے تو اس فرد سے وجد صادر ہوتا ہے یہ اتنی آسان بات نہیں کہ ہر ایک اس بات کو سمجھے صرف اعتراض کرنا آسان ہے۔ لیکن عمل کر کے کسی بات کو ثابت کرنا مشکل ہے

"کان فی ھذا اعمی فی الاخرۃ اعمی" جو اس

دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔اس میں اشارہ ہے کہ ارباب طلب کے ڈاکو بکثرت ہیں کچھ تو وہ ہیں جو انہیں سرے سے روکتے ہیں جیسے نفس اور خواہشات نفسانی اور دنیا اور اسکی زینت، اور اس کی شہوات اور اسکی جاہ نعمت طلبی اور ایسے ارباب طلب اپنے مقصد سے مکمل طور پر محروم ہیں۔اور خواہشات نفسانیہ سے ہلاک ہو چکے ہیں اسلیے کہا جاتا ہے "**نعوذ باالله من الحود بعد الکور**" ایسے لوگوں کو منادیِ عزت ندا دیتا ہے کہ بہت سے ایسے جیسے دنیا سے جدا ہوئے تو خالی ہاتھ، بندے پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل طلب کرے اور نعمتوں کا شکر بجالا کر اس کی طلب سعی کرے (التاویلات النجمیہ) بعض نے کہا کہ جو روگردان ہو اللہ تعالیٰ کے علم سے اور قضائے قدر میں بھی جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں ایمان بالکتاب اور ایمان بالرسول ﷺ سے محروم ہیں (صاحب روح البیان قدس سرہ) سورہ حم پارہ ۲۶ کی تفسیر میں قرآن جیسے اہل اموات کی زندگی ہے" کما قال اللہ تعالیٰ ⟨**او کلم به الموتی**⟩ ایسے ہی مردہ قلوب کی بھی حیات ہے اس لیے علوم و معارف وحکم قلوب وارواح پر اسرار کی حیات ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا اور فرمایا کہ اس کے اسمائے حسنہ کو یاد رکھا جائے اور اس کی صفات کو پہچانا جائے اور اس کے اخلاق سے متخلق ہوں۔

معرفت کی پہلی اور آخری منزل کے درمیان بہت بڑا فاصلہ ہے اس کی آخری منازل کے لیے بہت بڑی مدت لیکن اس کی بتدائی منزلیں تھوڑی سی مدت میں کسی کامل مرشد کی سرپرستی میں حاصل ہوسکتی ہیں بلکہ بعض کوتو آنکھ جھپکنے سے پہلے ہی حاصل ہوگئیں۔ جیسے موسیٰ کے زمانے میں فرعون کے جادوگروں کوایک منٹ میں طے ہوگئیں جب موسیٰ کا معجزہ دیکھا تو کہا" اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ " (ہم رب العالمین پر ایمان لائے) مثلاً قلب کوموسیٰ علیہ السلام تصور کریں اور نفس کوفرعون تصور کریں ،جس طرح موسیٰ فرعون کواللہ پر اور خود موسیٰ پر ایمان لانے کی تلقین فرماتے تھے اور ساتھ ہی معجزات یعنی اللہ کی نشانیاں عصا کا اژدھا بن جانا اور ہاتھ کا سورج کی طرح منور ہوجانا اسی طرح قلب نفس کواللہ کی طرف اور رسول پاک ﷺ کی طرف بلاتا ہے

جس طرح فرعون موسیٰ کا انکار کرتا تھااور جادوگر مجنون وغیرہ کہتا تھا اسی طرح شناسائے نفسانی لذات۔ نفس قلب کی بات نہیں مانتا کیونکہ نفس دنیا میں غرق ہے قلب چاہتا ہے کہ یہ لذات سنت محمد ﷺ کے ماتحت ہوجائیں۔ نفس کہتا ہے کہ مجھے کھلی چھٹی ہے تم کون ہوتے ہو مجھے ان لذات سے باز رکھنے والے اور لذات اور خواہشات کی تابعداری سے روکنے والے۔

Marfat.com

نفس (فرعون) قلب (موسیٰ) کو مجنوں اور ساحر کے القاب سے پکارتا ہے۔

نفس کے دیگر تابعدار ان باصورت شہوات نفسانیہ جن کا شمار کرنا ہمارے بس کی بات نہیں جن کو صوفیاء حضرات دو ہزار نو سو ننانوے تک شمار کیا ہے، یہ سب کی سب خواہشات نفسانیہ کی طرف داری کر کے قلب کو مغلوب کرنے کی کوشش کرتی ہیں جس طرح فرعون کے جادوگروں نے موسیٰ کو زیر کرنے کی کوشش کی تھی حالانکہ موسیٰ (قلب) فرعون (نفس) کی طرف بھیجا گیا تھا ساتھ دلائل کے، یعنی لا الہ اللہ کا عصا جس کا اعجاز ظاہر ہے کیونکہ وہ جتنا بہتان تراشتے تھے وہ سب کو نگل جاتا جادوگروں یعنی فرعون کے جادگروں (نفس) کی صفات ذمیمہ کو فرعون (نفس) نے اعجاز ایمانی سے روگردانی کی طرف کیے تو اللہ نے دنیا کے دریائے قہر میں غرق کر دیا وہ اسلیے کہ فرعون (نفس) موسیٰ (قلب) کی طرف جنون اور سحار کی نسبت کرتا تھا حالانکہ موسیٰ (قلب) مجنون نہ تھا بلکہ مجذوب تھا۔

مجنون اور مجذوب میں فرق:

مجنون وہ ہے جس کی عقل مطعوم کونی وغیرہ سے زائل ہو جائے مجذوب وہ ہے جس کی عقل عظیم قدرت الہیٰ کے مشاہدہ سے ماسوائے اللہ سے بے خبر ہو جائے اور مجذوب کی عقل اللہ تعالیٰ کے ہاں پوشیدہ ہے اور اس

Marfat.com

کے شہود سے نعمت یافتہ اور اسکے حضور میں مقیم ہے اور اس کے جمال میں مصروف ہے یہی وہ لوگ ہیں جو عقول کے بغیر اصحاب عقول ہیں اس میں خاص بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنے علم مقید سے فنا نہیں پالیتا اور اللہ تعالیٰ کے علم مطلق میں بقا حاصل نہیں کرتا، اس وقت تک وہ اپنے آپ سے بے علم رہتا ہے جب علم مقید سے فنا اور علم مطلق سے بقا حاصل کرتا ہے تو اس کو اپنا علم حاصل ہوتا ہے ورنہ نہیں۔

نکتہ:

یہ فلسفہ فرعون (نفس) اور موسیٰ (قلب) کی طرح خیال میں رکھ کر حضور ﷺ اور قبیلہ قریش کے سرداران ابوجہل وغیرہ کو خیال میں لائیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو حضور ﷺ کے ساتھی اور فرمان بردار تھے (روح کائنات کے ساتھی تھے) تو حضور ﷺ نے نصرت الٰہی اور صحابہ کرامؓ کی مدد سے ابوجہل اور اس کی جماعت کو واصل جہنم کیا (پس یہی فلسفہ سمجھ لیں تو کافی ہے)

مجذوب کی تین قسمیں:

پہلا مجذوب وہ ہے جس کی عقل پر واردات کا غلبہ ہو کیونکہ اس پر واردات الہٰیہ کا حکم چلتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ واردات سے مغلوب رہتا ہے

اس پر انہیں واردات کا تصرف ہوتا ہے جب تک وہ اس حال میں ہے اس کی کوئی تدبیر نہیں چلتی ،

دوسرا مجذوب وہ ہے جس کی عقل تو روک دی جاتی ہے اور عقل حیوانی اس کے پاس ہوتی ہے جس سے وہ کھاتا پیتا اور تصرف کرتا ہے ، لیکن بلا سوچے سمجھے ان لوگوں کو عقلا المجانین کیا جاتا ہے کیونکہ یہ (دوسرے حیوانات) لوگوں کی طرح عیش طبعی سے فائدہ اٹھاتے ہیں ،

تیسرا مجذوب وہ ہے جس پر دائمی طور پر واردات نہیں ہوتی کبھی زائل ہو جاتی ہے اور کبھی آ جاتی ہے ۔ تو وہ لوگوں میں اپنی عقل سے ، وقت بسر کرتا ہے اور امور کی صحیح تدبیر کرتا ہے جو کچھ کہتا ہے صحیح عقل سے کہتا ہے ، تدبیر اور سوچ بچار سے کام کرتا ہے ، وہ عام لوگوں کی طرح ہی ہوتا ہے یہ صاحب القدم المحمدی ہوتا ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ وحی کے وقت اپنے آپ سے فارغ ہو جاتے تھے جب فراغت پاتے تھے تو لوگوں کو وحی کا پیغام پہنچاتے تھے ۔ فیوض الرحمٰن میں ہے کہ نفس کو طبعاً ''**ماریت بالسوء**'' کی جبلت پر پیدا کیا گیا ہے اس لیے اگر اس کو بے لگام چھوڑ دیا جائے تو سوائے برائیوں کے کچھ نہیں کرتا ، اس لیے اس سے شر اور فساد کے علاوہ کوئی چیز صادر نہیں ہوتی اور یہ برائی کا حکم دیتا ہے ۔ ہاں جس پر اللہ تعالیٰ کی

رحمت ہو جائے اور جسے اللہ تعالیٰ نظر عنایت سے نوازے تو نفس طبیعت سے نکل کر نیکی کی طرف اور برائی سے نکل کر روحانیت کی طرف اور شر سے نکل کر خیر کی طرف آجاتا ہے۔

جب کسی انسان میں بیہودگی چھپ جاتی ہے تو اس میں تمیز وادب آجاتا ہے تو قلب میں ذکر جاری ہو جاتا ہے، قلب میں نوری خصائل آجاتے ہیں، تو نفس لوامہ بن جاتا ہے، یعنی برائی کرنے سے نفس خود انسان کو برا کہتا ہے اور متنبہ کرتا ہے کہ تو غلطی کرتا ہے، باز آجا، غلطی نہ کر پھر انسان سابقہ غلطیوں سے تائب ہو جاتا ہے اور روتا ہے، پچھتاتا ہے، افسوس کرتا ہے کہ میں کیا کرتا رہا ہوں، آئندہ کے لیے انسان ایسے اعمال سے توبہ کرتا ہے تو افق ہدایت سے ہدایت کا شمس طلوع ہوتا ہے تو اس وقت نفس لوامہ سے تبدیل ہو کر ملہمہ بن جاتا ہے، جب شمس عنائت اسمائے ہدایت کے درمیان پہنچتا ہے تو بشریت کو رب تعالیٰ کے نور سے منور کر دیتا ہے تو یہ نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے، یہی نفس **''ارجعی الا ربک''** کے جذبات کی وجہ سے اپنے رب تعالیٰ کے خطاب سے مستعد ہو جاتا ہے تو ایسے نفس کو راضیہ مرضیہ کہا جاتا ہے۔ سالک پر لازم ہے کہ نفس امارہ کو ایسا تابع بنائے کہ وہ نفس مطمئنہ ہو جائے اس کے بعد اس کے مکر فریب سے محفوظ ہو جائے گا، اور

Marfat.com

نفس مطمئنہ بنانے میں سب سے قوی تر توحید ہے اسلیے اس میں تذکیہ وتطہیر نفس بہت بڑی تاثیر ہے اس کے پکنے سے سالک شرک خفی اور جلی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

روح چاہتی ہے کہ نفس بشریہ سے نجات پائے تاکہ حقائق اشیاء کے کشف میں قلب روح کے ساتھ ہو جائے حالانکہ قلب کو معلوم نہیں کہ اس کی نجات میں تمام مملکت (جسم) اور رعایا (اعضاء) کی بھلائی ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے اگر وہ درست رہے تو سارا جسم فاسد نہیں ہوگا، وہ گوشت کا لوتھڑا قلب ہے۔ اے سامع! اگر چاہتا ہے کہ تیرا قلب روح کا ساتھ دے کر تیرے سری، خفی، اخفا، نفسی، قالبی لطائف کی پرورش کرے اور تجھے مالک ودوجہاں کے سامنے ﴿اطیعو اللہ واطیعوالرسول ﷺ﴾ پر عمل کرتے ہوئے سرخرو کرے تو آ میں تجھے بتاتا ہوں کہ آ اور اس علم کو حاصل کر جس کی تشریح اب ہو رہی ہے۔

علم:

نبی ﷺ نے فرمایا "علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے"۔ اس لیے علم حاصل کرنا امت پر فرض ہوا علم کو صرف زبانی محدود رکھنے کا کوئی

Marfat.com

فائدہ نہیں جب تک علم کا اثر دل پر نہ ہو، دل پر اثر کرنے کی یہی نشانی ہے کہ علم پر عمل کرنے کو جی چاہے اور کتاب اور سنت کی پابندی کرے جو اپنے اوپر کتاب اور سنت کو مسلط کرتا ہے اس سے حکیمانہ باتیں سرزد ہوتی ہیں۔ جو اپنے اوپر خواہشات نفسانیہ کو مسلط کرے اس سے بدعت کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں، فرمایا گیا کہ ہر وہ علم جس سے خطرات وتصورات نفسانیہ دور ہوں اس علم میں روحانی امور شامل ہوں، طبیعت کو بھی اس سے لذت محسوس ہو تو اس علم کو حاصل کرو، کیونکہ یہی علم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ نبی ﷺ، خلفائے راشدینؓ، اصحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ دین، اولیاء جو خواہشات نفسانیہ سے مبراء ہیں ان کی اقتدا میں اپنی نجات سمجھو۔ ان کی فرمانبرداری، ظنون اور شکوک واوہام اور غلط دعاوی سے بچاتی ہے، اگر تو چاہتا ہے کہ تو اللہ کا خاص بندہ بنے تو تو علم وعمل میں کسی بزرگ وبالا میں سے کسی ایک کی اقتداء حاصل کرو ورنہ گمراہی ہی گمراہی ہے۔ پہلے وہ علم سیکھ جس میں توحیدؔ کا بیان ہے اور عمل بھی وہی مقبول ہے جس میں اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پیارے رسول محمد ﷺ کی اور صحابہ کرامؓ کی محبت شامل ہو۔

اہل سنت وجماعت کے اعتقادات کے مطابق اعتقاد رکھ ورنہ عمل برباد ہے۔ آ! تجھے ایسے اولیا کرام کی نشاندہی کراؤں کہ تو ان کی صحبت میں

Marfat.com

بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا سیکھ جائے تا کہ تیرا قلب ذاکر ہو جائے اور تو روحانیت کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ کر اگلی مسافت طے کرنے کی سعی کرے۔

سب سے پہلی درگاہ علم و ادب قرآن و تفسیر و تربیت کی پرانا بازار پشاور شہر سے ۳۲ میل دور منڈی کس کھجوری جہاں پر شہنشاہ ولایت، سیدنا سیف الرحمٰن مبارک المعروف پیرارچی علم و ادب کی ضوفشانیاں فرما رہے ہیں، روحانی پیاسوں کی پیاسیں بجھا رہے ہیں، شمع علم و ادب سجائے بیٹھے ہیں دوسری درسگاہ جہاں جناب سیدنا جعفر حسین حسینی، بادشاہ المعروف باچا صاحب متصل خانقاہ قاضی انوار الحق صاحب محلّہ نور اٹک میں علوم مندرجہ بالا میں سالکین کی تربیت فرماتے ہیں اور ان کے ساتھ میجر محمد قاسم صاحب حنفی، سیفی، ڈاکٹر امجد حسین کاظمی، حنفی سیفی صوفی محمد عظیم صاحب حنفی ان کا ساتھ نبھا رہے ہیں۔

عزیزانِ من!

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ اور دوسری کتب سماویہ ہمارے لیے بے مثال اور لاجواب سرمایہ حیات ہیں جو ہماری حیات میں اور بعض از ممات ہر جگہ ہمیں محفوظ فرمانے کے لیے تیار ہیں ہم لوگوں میں ان کو سمجھنے کی ان پر عمل کرنے کی فرصت نہیں۔عزیزان! وقت نکالیں ان کتب کے

معارف حاصل کرنے کے لیے مندرجہ بالا ہستیوں میں سے کسی ایک کے پاس جا کر اس علم کو حاصل کرنے کی خواہش کر اور ان کے فرمان پر عمل کی تنگی برداشت کر، کامیاب ہو جائے گا۔

قرآن مجید والکتاب المبین:

قرآن کریم بھی دوسری کتب سماویہ کی طرح نزول سے پہلے لوح محفوظ میں لکھا گیا اور اعجاز اور اسرار وحکمت پر مشتمل ہونے کی وجہ سے نہایت ہی بلند مرتبہ ہے اور تبدیل وتحریف سے محفوظ رہنے کی وجہ سے نہایت ہی مستحکم ہے اس کے دلائل نہایت ہی مضبوط اور احکام غیر منسوخ ہیں، اس کا ہر حکم حکمت لیے ہوئے اور تمام مضامین اصلاح معاش اور معاد کے سلسلے میں اعلیٰ ترین ہدایات اور حکیمانہ خوبیوں سے مزین اور لبریز ہیں اور ان تمام محاسن پر قرآن خود ہی اپنا شاہد ہے۔ اول تو بہت ساری سعید روحیں مستفید ہوئیں اور دوسرے منکریں پر بھی کامل طور سے اہتمام حجت بھی قائم کرتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حکمت کا رستہ موقوف نہیں ہوا۔ نبی آخر الزمان ﷺ کے نائبین یعنی اولیائے امت نے بھی اس قرآنی سلسلے کو اجاگر کر کے واحدانیت کی مدح سرائی کی ہے اور وحدت کیلئے یہ اولیائے کرام غلامان نبی اکرم حضرت محمد ﷺ ایفائے عہد کے لیے تا قیامت کوشاں رہیں گے۔

Marfat.com

وعدے کی تشریح:

انسان سے اس وعدے کی پہلا ایفاء کلمہ ءشہادت اور اس پر ایمان لانا ہے اللہ تعالیٰ سے تکمیل عہد یہ ہے کہ وہ ہمارے اموال اور ایمان کو محفوظ رکھے ، ہمارا آخری عہد یہ ہے کہ ہم توحید میں ایسے مستغرق ہو جائیں کہ غیروں کی خبر چھوڑ، اپنی بھی خبر نہ رہے اور اللہ تعالیٰ سے ایفائے عہد یہ ہے کہ وہ ہمیں دائمی طور پر بقاء سے باریاب فرمائے۔یعنی اے آدم زاد! تم دار جحت میں میرے عہد کی پاسبانی کرو میں دار قربت میں تمہارے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو ایفا کروں گا،یعنی وصال کے فرش پر کھڑا کر کے دائمی طور پر محبت اور دیدار سے مالا مال کروں گا، ﴿**فاذکرونی اذکرکم**﴾ تم دنیا میں رہ کر میرا ذکر کرو اللہ اللہ کہہ کے میرے عہد کی پاسداری کرو میں تمہیں عبدم کہہ کر ایفائے عہد کروں گا۔اب جو عوام یا علمائے کرام یا اولیائے عظام اس توفیق سے لبریز ہیں ان کو لازم ہے کہ قرآنی آیات کھول کھول کر بیان کریں اور عملی طور پر ان پر عمل کر کے دکھائیں تا کہ دوسرے لوگ بھی ان کی دیکھا دیکھی ان اعمال پر عمل کریں۔اگر ان کا عمل اس کے خلاف ہوا تو قابل مواخذہ ہوگا۔

عالم بے عمل:

عالم بے عمل و سرکش دونوں گمراہی میں برابر ہیں ، کیونکہ اللہ تعالیٰ

سے کیا ہوا وعدہ نہیں نبھا رہے، چونکہ عالم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے علم کے مطابق عمل پر کار بند ہو اور عوام کو چاہیے کہ ایمان اور عقائد میں کسی بد عقیدگی کی تقلید نہ کرے اور نہ ہی گمان کی راہ پر چلیں، کیونکہ ایمان صرف آرزو کا نام نہیں بلکہ تحقیق کا نام ہے۔ جو لوگ یا شخص تقلید آبائی کے پابند ہیں اور اپنے ظنون فاسدہ پر عمل کرتے ہیں، اور اپنی خواہشات و خیالات کو پیشوا مانتے ہیں، ان لوگوں کو اپنی کتابوں سے سوائے قرآت کے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کو حقانی معرفت نصیب ہوتی ہے اور نہ ہی اسرار اور حقائق کا ادراک ہوتا ہے، فی وقت اکثر لوگوں کا یہی حال ہے۔

دیکھو تو اسلام کے علمبردار ہیں لیکن اسلام کی تعلیمات سے کوسوں دور ہیں ایسے مدعی اور اسلام کے متمنی کا انجام بہت برا ہوگا۔ ان کو سوائے خسران اور گمراہی و حسرت و ندامت اور وبال کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

نمائشی صوفیاء:

بعض لوگ نمائشی صوفی بن کر اولیا اللہ اور اہل دل کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں، لیکن ان نمائشیوں کے دل اولیاء اللہ اور اہل دل لوگوں کے طریقوں سے بہت دور ہوتے ہیں اور یہ نمائشی غفلت کی طرف جھکے ہوتے ہیں بلکہ ان کے اقوال عکاسی کرتے ہیں کہ یہ ان میں سے نہیں یہ نمائشی ہمیشہ

Marfat.com

اپنی خواہشات کے پابند ہوتے ہیں، جدھر خواہشات لے چلیں پیچھے پیچھے چل دیے، اگر ان کو احکمات الٰہی کی طرف بلایا جائے تو بھاگ جاتے ہیں ان کو اولیاء اللہ کے طریقوں سے ذرا بھر بھی حصہ نصیب نہیں ہوتا انہیں ان خرابیوں کا بہت بڑا عذاب ہوگا، یہ لوگ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور مخلوق کو گمراہ کرتے ہیں (خود تو ہیں ہی گمراہ)۔

راہ حق:

صحیح سالک کے لیے ضروری ہے کہ موجودہ حق کی طرف پہنچنے کی کوشش کرے، وہم کی سی باتوں سے بچے اور اچھائی برائی کا امتیاز کیے بغیر حالات کے دھوکے میں نہ آئے کیونکہ راہ حق بہت ہی مشکل ہے، بلکہ مشکل سے مشکل ہے اور اتنا عمیق ہے کہ جس کی مثال مشکل ہے اور دور دراز کی راہوں سے بہت ہی دور ہے۔

سب سے بڑا جاہل:

سب سے بڑا جاہل وہ ہے جو نفس کی شرارتوں کے یقین ہونے پر لوگوں کی اصلاح ترک کردے، دانا کیلئے ضروری ہے کہ ان مدح کی باتوں کی طرف دھیان نہ کرے بلکہ وہ حقیقت کو پہچاننے کی کوشش کرے، خاص طور پر اس شخص کے لیے سخت خرابی ہے کہ جو لوگوں سے ہاتھ چومے جانے پر خوش ہوتا ہے، بلکہ سمجھتا ہے کہ میں ان لوگوں سے افضل ہوں، بس ایسا شخص

Marfat.com

مدح وذم کی خرابیوں میں قید رہتا ہے۔ہاں اللہ تعالیٰ جس کے دل سے ایسے باطل خیالات دور فرمادے تو وہ بچ جائے گا، ورنہ مشکل ہے۔

نفس امارا:

کیونکہ عاقل حساً اور عقلاً جانتا ہے کہ شہوات حیوانیہ کی تابعداری اورلذت نفسانیہ کو پورا کرنا اخلاق ذمیمہ ،حرص ،آرزو،حسد ،بغض ،بخل ،تکبر، کذبِ افترا وغیرہ پیدا کرتا ہے ،اور یہ صفات نفس امارا کے ہیں جو ہمیشہ برائی کا حکم کرتا ہے۔ارواح کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کی صفائی میں تکدر پیدا کرتا ہے (وہ اپنے اخلاق ،حلم ،کرم ،مروت ،صدق ،حیا،عفت ، صبراور شکر) سے تبدیل ہو کر اخلاق حیوانیہ ،شیطانیہ میں پہنچ جاتے ہیں ، ہاں !جو خواہشات کا قلع قمع کرتا ہے اس کو مکارم اخلاق سے حصہ ملتا ہے اور اس کی روح کی بھی صفائی ہوتی ہے، پھر وہ اصلی وطن کی طرف لوٹنے کا متمنی رہتا ہے۔اتنے بڑے فرق کو معلوم کرنے کے بعد وہ روح جو نفس امارا کی تابع ہو اس کا کس طرح مقابلہ کرسکتی ہے جو روح الہامات حق کے تابع ہے، جیسے خواص اولیاء اللہ کی ارواح کا حال ہے۔(یعنی میرے مرشد سیدنا سیف الرحمٰن مبارک پیر ارچی ،خراسانی ،وسیدنا جعفر حسین حسینی بادشاہ المعروف باچا صاحب۔)

Marfat.com

قلب کی سیاہی:

اب نفسِ امارا کے تابعدار کے قلب پر (یعنی گناہوں کا غلبہ ہو جانا) گناہوں کی مقدار کے برابر سیاہی جم جاتی ہے اگر بندہ اس گناہ سے توبہ کر لے تو اس کی وہ سیاہی دور ہو جاتی ہے، اگر توبہ نہ کرے یا توبہ کے بعد اس گناہ پر ڈٹا رہے تو سیاہی قلب کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ اس سے فطری صفائی بھی دور ہو جاتی ہے اور نور ایمان سے فارغ ہو کر اعمال کی روشنی سے محروم ہو کر پھر خطایات جب اس کو گھیر لیتی ہیں تو جہنمی ہو جاتا ہے، بس اس جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

عجب:

بعض سالکین کو اگر اثنائے طلب سلوک میں شہوات کی طرف میل کریں تو شیطان ان پر غالب ہو کر اپنے زہد کا دھوکہ دے کر عجب اور کبر میں ڈال دیتا ہے جس سے وہ اپنے آپ کو بڑی شان والا اور دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں، اس لیے وہ مارے جاتے ہیں۔

غلط گمان:

بعض سالکین کو یوں دھوکہ لگتا ہے کہ اثنائے سلوک میں ان کو رویاء

Marfat.com

صادقہ اور کرامات سے نوازا جاتا ہے اس کے علاوہ انہیں مشاہدات و مکاشفات (روحانیہ) سے نوازا جاتا ہے، نہ کہ رحمانیہ سے، تو وہ گمان کرتے ہیں کہ اب ہماری منزل طے ہوگئی ہے۔ کہ میں کامل اولیاء کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہوں، لہٰذا اب مجھے عبادات کی ضرورت نہیں، اس سے دھوکہ کھا کر وہ سلوک طے کرنا چھوڑ دیتا ہے، اس وقت جیسے اس پر آفات کا حملہ ہوتا ہے تو وہ اپنی پہلی والی حالت پر آجاتا ہے

اصحاب وصول:

جو مومن اہل طلب ہیں اور قانون شریعت پر اپنے شیخ کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ حقیقت تک پہنچنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اس لیے یہی اصحاب وصول ہیں، اسلئے سالک پر لازم ہے کہ وہ آخرت کی بہتر تجارت کی کوشش کرے، فقط دنیاوی امور کی طرف جھکا نہ رہے اور نہ ہی خواہشات نفسانیہ سے شیطان کا کہنا مانے، اور نہ ہی اصل فطرت سے ہٹے، اگر ایسا کرے گا تو گمراہ ہوجائے گا۔ نہ ہی کسی دکھ اور مصیبت میں اپنے آپ کو قتل کرے اور نہ ہی جنگلوں میں مارا مارا پھرے، اگر ایسا کرے گا تو اپنے دین سے جہالت کا ثبوت دیتا ہے۔ اور کم عقلی کی دلیل بنتا ہے۔

خلوص نیت:

Marfat.com

کمال اسی میں ہے کہ قیود سے تجاوز کر کے عالم شہود تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ عارف کامل ہر شے میں اللہ کے سوا کچھ نہیں دیکھتا، وہ سمجھتا ہے کہ کس سے مانگوں، کہاں جاؤں، جبکہ اس کو حکم ہے ''جہاں جاؤ گے وہاں اللہ ہی ہوگا'' اس لیے سالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت کو درست رکھے کیونکہ خلوص نیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔

ذکر حق کن بانگ غولاں راہ بہ سوز   چشم نرگس راز یں گرگس بہ دوز

ذکر الٰہی ایسا کر کہ نفس (الو) کی آواز ذکر میں دب جائے نرگس (قلب) کو اس مردار خور گرگس (نفس) سے دور رکھ۔

یقین کا راستہ:

بعض وہ ہیں جو وسوسہ کے مرض میں مبتلا ہیں ایسے لوگوں پر شیطان ہر وقت سوار رہتا ہے ان کا علاج یہ ہے کہ دلائل اور براہین سے ان کو راستہ دکھایا جائے تاکہ شکوک، ظنیات اور غلط انداز سے بچ جائیں، راہ راست پر آجائیں بعض ایسے ہیں جو اپنے صفات کے خیالات اور اپنے وجود کے توہمات میں پھنسے ہوئے ہیں، ان کا علاج یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو وجود حق کا ایسا طریق سمجھایا جائے کہ وہ اپنی ہستی موہوم بھی تصور میں بھی نہ لاسکیں۔

اولیائے کاملین:

بعض ایسے قیدی ہیں جو ذات بے مثال کے قبضے میں آجاتے ہیں، ایسے قیدی کا نہ تو کوئی علاج ہے اور نہ ہی نجات کا امکان، اور نہ ہی کسی کو ان کو چھڑانے کی طاقت اور نہ ہی ان کے لیے کوئی فدیہ یا بدلہ اور نہ ہی وہاں کسی کی رسائی بلکہ ان تک پہنچنا ممکن ہی نہیں اور نہ ہی ان کو وہاں سے بھگانے کا کوئی چارہ۔ یہ مقام اولیاء کاملین کا ہے۔ جس نے کاملین کا یہ طریقہ اختیار کیا وہ اپنے مطلوب کو پہنچ گیا، اور وہ دل کے اندھا پن سے بچ گیا، مشاہدہ حق سے باریاب ہو کر دنیا اور آخرت کے اندھیروں سے محفوظ ہو گیا، حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے اپنے خلفاء سے فرمایا، **"کن ذنباً ولا کن راساً"**، یعنی سرداری ترک کر کے کسی کا نوکر بن جا، دُم بن، سر نہ بن جا، کیونکہ بوقت حادثہ سر کٹ جاتا ہے اور دم بچ جاتی ہے، حتی الامکان نوکر بننا، بادشاہ نہ بننا، گیند کی طرح چوٹیں کھانا، ڈنڈا نہ بننا۔

قید:

مخلوق میں مشہور ہونا ایک مضبوط قید ہے، یہ اس راہ کی ایسی قید ہے جو کہ لوہے کی بیڑی سے کم نہیں ہے اپنے مالک کو ہر کمال سے موصوف سمجھ جو کچھ تجھ سے ظاہر ہوتا ہے مالک کی کرم نوازی سمجھ، اپنی طرف کسی بات کو منسوب نہ کر، اس سے گمنامی کی صفت حاصل ہو جائے گی۔ نفس کے ہر

Marfat.com

دعوے کو مٹا دے اسے کوئی بات ظاہر نہ کرنے دے جس سے کہ عجب پیدا ہو، کہ وہ تجھے خرابی میں لے جائے گی۔

حاسد:

نفس حاسد ہے دوسروں سے حسد کرتا ہے، حسد اس کو کہتے ہیں جو چیز اس کے پاس نہ ہو اس کو حاصل کرنا کیونکہ حاسد کا کام ہے جو مرتبہ دوسروں کو حاصل ہے حاسد کہتا ہے کہ وہ مجھے مل جائے دوسرے سے چھن جائے۔

عنایت الٰہی:

دین و دنیا کا فیض اور فضل اللہ تعالیٰ کے کرم پر مبنی ہے کسی پر فیض و فضل ہو جائے تو دوسرے کو اس سے حسد نہیں کرنا چاہیے ولایت امور کسبیہ میں سے نہیں ہیں، کہ بندہ اس کو جد و جہد یا خاص اہتمام سے اس کو حاصل کرے، بلکہ ولایت ایک خاص عطیہ ربانی ہے، جس کو کسب سے کوئی تعلق نہیں ہے، تمام مقامات علیہ کو یوں ہی سمجھو جس کو فیض الٰہی منتخب فرمالے یہ منتخب فرمانے والے کا اپنا انتخاب ہے، ولائت کا شہود چند شرائط و اسباب کے تحت ہوتا ہے وہ شرائط و اسباب آہستگی پذیر ہیں اس لیے انسان محجوب سمجھتا ہے کہ ولایت کسبی ہے حالانکہ ولایت بھی عطائی ہے۔

Marfat.com

حاسد کو نقصان:

حسد کرنے سے کیا بنتا ہے؟ صرف اتنا ہوتا ہے کہ زبانی باتوں سے اپنے محسود کو کچھ نہ کچھ کہہ دیتے ہیں، اس سے محسود کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا، بلکہ محسود کو فائدہ ہوتا کہ حاسد کے حسد سے اس کے درجات بڑھ گئے ہیں۔

ویسے اللہ تعالیٰ کا طریقہ جاری ہے کہ اہل جلال کو اہل جمال سے ملائے رکھتا ہے تاکہ کمال کا ظہور اچھی طرح ہو جب محسود سے حسد کرو گے اس کے ساتھ حیلہ و مکر کرو گے تو اس سے تیرے دل کی سیاہی بڑھے گی۔

سن! مردان حق کا خاک پا اور زیر پا ہو جا یعنی سیف الرحمٰن مبارک اور جعفر بادشاہ مبارک کے قدموں میں گر کر سراغ زندگی پا جا، ہماری طرح حسد کے سر پر مٹی پھینک، بدگوؤں سے برائی نہ ہو تعجب ہے؟ کیا رات سے سیاہی مٹائی جا سکتی ہے؟ برے سے بھلائی کی امید رکھنا ایسے ہی ہے جیسے اپنی آنکھوں میں مٹی ڈالنا، علماء نے فرمایا کہ برے آدمی کے علم میں اضافہ ایسے ہی ہے جیسے اندرائن کو پانی دیا جائے، کیونکہ اندرائن کو جتنا پانی دیا جاتا ہے اس کا کڑوا ذائقہ بڑھتا جاتا ہے۔ اس طرح جس نے علم صرف اس لیے پڑھا کہ وہ دنیاوی کاروبار چلائے گا، اس سے دنیاوی فائدہ حاصل کرے گا، تو وہ شخص ایسے ہے جیسے گندگی کو یاقوت کے وسیلہ سے اٹھائے یہ بہت ہی برا

Marfat.com

وسیلہ ہے، اصل بات یوں ہے بندے کو چاہیے کہ وہ اپنی آخرت پر دنیا کے تمام امور قربان کر دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

اگر تو جاننا چاہے کہ اللہ کے ہاں تیرا کتنا مرتبہ ہے تو تو اپنے دل کو غور سے دیکھ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کتنی عظمت ہے جو اپنے اعمال کو دیکھے کہ یہی اعمال، علامات اور احوال و کرامات ہیں اور کرامات اللہ تعالیٰ کے قرب کی دلیلیں ہیں، علوم تو صرف وسیلہ ہیں، انسان تو صرف لطیفہ ربانی ہے، جتنی الفت بندے کو اپنے رب سے ہوتی ہے اتنی ہی الفت اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھی کرتا ہے، واردات الٰہی کے قابل تو صرف یہی بندہ ہے اس کا نچلا حصہ ملکی اور اوپر والا حصہ ملکوتی ہے، یا یوں کہہ لو طبیعت اور نفس ملکی ہیں اور سر اور روح ملکوتی ہیں۔ جو شخص عبادات حقانیہ سے علائق کو تول لیتا ہے وہ ملک اور ملکوت میں پورا تصرف کرتا ہے۔ یہ دونوں اس کے وجود میں ملک اور ملکوت عالم خارج میں ہیں اور اسی کے دروازے ہی ہیں۔ علماء لوگ بقدر علم اور استدلال قرب حق تک پہنچتے ہیں لیکن اولیاء اپنے مشاہدہ اور معائنہ کے مطابق قرب حاصل کرتے ہیں مگر یہ مشاہدہ وہ نہیں جو دوسری اشیاء کا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایسی تشبیہات سے پاک ہے کہ اسکے لیے ایسے یا

Marfat.com

کیسے کہا جائے بلکہ یہ مشاہدہ ہے کہ دیکھنے والا پہلے اپنے وجود کو فنا کر دے۔

نصیب:

سالک کو سب سے پہلے افعال کی تجلی نصیب ہوتی ہے پھر صفات کی، ذات کی تجلی تو اسوقت نصیب ہوتی ہے جب کلی فنا حاصل ہو جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، وہ فنا بقا کا عین ہوتی ہے صرف لفظی فرق ہے، جو شخص اللہ کے برگزیدہ بندے سے اعراض کرتا ہے وہ اس کی حماقت و جہالت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی دو نشانیاں ہیں۔

(۱) وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے حق کی تائید وحمایت کے لیے منتخب فرمایا، یہ مخصوص عباد وزہاد اور اہل الاعمال والا وراد ہیں۔

(۲) وہ حضرات جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے لیے مخصوص فرمایا۔ وہ اہل محبت اور اہل عشق ہیں، وہ سب کے سب اس کی خدمت کے لیے اور اس کے حکم کے ماتحت ہیں۔ (جیسے حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی اور سیدنا جعفر حسین باچا صاحب) کیونکہ ان کا مقصد اور توجہ وہی ذات ہے اور عبودیت ایک الٰہی صفت ہے کہ بندہ جب تک زندہ رہے اس سے جدا نہیں ہوتی، عبودیت کے اسرار میں سے ایک یہ قلب ہے کہ قلب سے حسد کو خارج کر دے۔

Marfat.com

حسد کی چھ وجوہات:

(۱) حاسد نے اللہ کی ہر نعمت سے بغض کیا جو اللہ نے اس کے غیر کو عطا کی۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی تقسیم سے غصہ کیا گویا اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے کہ تو نے یہ تقسیم غلط کی تجھے چاہیے تھا کہ یوں کرتا یعنی میری مرضی کے مطابق کرتا اپنی مرضی نہ کرتا۔

(۳) اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے دیتا ہے اور حاسد اللہ تعالیٰ کے فضل و فراواں سے بخل کرتا ہے۔

(۴) جس پر اللہ تعالیٰ کی عطا ہوئی تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کا منتخب بندہ ہے، حاسد اسے رسوا کرنا چاہتا ہے، اور اس کے لیے زوال نعمت کا خواہاں ہے۔

(۵) حاسد اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس کی مدد کر رہا ہے کہ وہ بھی حضرت آدم پر حسد کرنے پر رسوا ہوا۔

(٦) ایک خاص بات ہے جو حاسد کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور فضل و کرم سے انکار کر رہا ہے۔

شیطان کا کھلونا:

اے حاسد بھائی غور سے سن تیرے حسد کرنے سے محسود کا کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ اس کا خمیازہ تجھے بھگتنا پڑے گا، اے بھائی اگر حسد کی خرابی تیرے سامنے منکشف ہو جائے خواہ بیداری میں خواہ خواب میں تو تجھے

Marfat.com

نظر آئے گا کہ ایک بھاری پتھر جس سے حسد کرتا ہے اس کو مار رہا ہے جب تو پتھر اپنے دشمن پر پھینکتا ہے تو وہ پتھر تیری دائیں آنکھ پھوڑ دیتا ہے، پھر تیرا غضب بڑھ جاتا ہے پھر دوبارہ زور سے پتھر محسود کو مارتا ہے تو وہ پتھر تیری بائیں آنکھ پر جا لگتا ہے، جس سے تو اندھا ہو جاتا ہے، بعض ازاں پھر سخت غصے میں آ کر بہت زور لگا کر پتھر اپنے محسود کو مارتا ہے تو وہ پتھر تیرا سر پھوڑ دیتا ہے اس سے تیرے دشمن کا کچھ نہیں بگڑتا پر تیرا بیڑا غرق ہو گیا، تو نے اپنا بیڑا اپنے ہاتھوں سے غرق کیا جس سے تیرے دشمن خوش گپیاں اڑاتے ہیں، یہ انجام ہے حسد کا۔

دراصل حسد شیطان کا کھلونا ہے "**فقد سو آء السبیل**" وہ تو سیدھے راستے سے بھٹک گیا، یعنی حاسد اللہ اور محمد رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے سے بھٹک گیا جو حق کا راستہ ہے وہ خواہشات نفسانیہ کے چنگل میں پھنس گیا اور ہلاکت کے گڑھے میں جا پڑا۔ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہی صاحب ارشاد اور اہل دل ہے لیکن وہ تصفیہ اور تزکیہ نفس سے محروم ہے اس کا نہ ابتدا کا علم، اور نہ معاد کا علم۔ وہ اپنے لطائف سبعہ سے واقف ہی نہیں ہے کہ وہ تو صرف دنیاوی لالچ میں ہی سب کچھ کر رہا ہے۔ ایسے آدمیوں کو ان عورتوں سے بھی بڑا عذاب ہوگا جن کو حضور ﷺ نے شب

Marfat.com

معراج کو دیکھا کہ ان کے سینے کاٹے جارہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل سے دریافت فرمایا یہ کون سی عورتیں ہیں تو، حضرت جبرائیل نے جواب دیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جنہوں نے زنا کیے اور حرام بچے جنے۔

دعویٰ:

دعویٰ دلیل کے بغیر باطل ہے اور ایسا مدعی بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے اس کو اس زانیہ عورت کی طرح سمجھو وہ اسی عورت کی طرح خواہشات نفسانیہ میں گرفتار ہے اس عورت کا یہ ولد الحرام ہلاک ہونے والا ہے اس کی کوئی تربیت نہیں کرے گا۔ اسی طرح بدعتی گمراہ کی فرمانبرداری کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ آدمی گمراہ اور بدعتی ہے اور بلا تربیت یافتہ ہے۔ اس سے بدعت سیئہ کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

سایہ یزدان:

پرندہ آسمان پر اڑتا ہے شکاری سائے کو شکار کرتا ہے حتی کے سارے تیر خطا جاتے ہیں، تیر ختم ہو گئے، لیکن شکار نہ ہوا، کیونکہ شکار آسماں پر ہے اس کا سایہ زمین پر ہے۔ اسی طرح جس کی تربیت سایہء یزدان کرے وہ خیالی سایہ سے نجات پا جاتا ہے اور جو سائے کو شکار کرتا ہے وہ سایہ یزدان سے محروم ہے۔

Marfat.com

سب سے بڑا ظالم:

اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے۔ جو شہوات سے عبادات کے مقامات کو ویران کرتا ہے یعنی عبادت گزاروں کے قلوب کو غلط تمناؤں اور گندے تعلقات سے برباد کرتا ہے اور محبت کے اوطان کو لذات نفسانیہ اور خواہشات نفسانیہ سے تباہ کرنے والا ہے اور یہ سب سے بڑا ظالم ہے۔ اوطان محبہ سے وجد والوں کے ارواح مراد ہیں۔ اور غیروں کی طرف متوجہ ہو کر مشاہدات کے مقامات کو خراب کرنے والا بھی بڑا ظالم ہے۔ اوطان مشاہدات اہل توحید کے قلوب ہیں۔

نصیحت:

اے حرص و ہوس سے بھرپور گندگی کے کتے شیر کی کھال مت پہن ،شیر کا دھوکہ تجھ سے امتحان کرے گا کیونکہ تیری شکل شیروں اور آواز اور عادات کتوں کی سی ہیں۔

رجوع الی المقام:

جو لوگ خواہشات نفسانیہ میں مصروف ہیں وہ اس بات سے ناواقف ہیں کہ رجوع الی المقام قلف کو کہا جاتا ہے جو دعوت کے لیے حالت تمکین میں

Marfat.com

نصیب ہوتی ہے۔اسی مقام کا نام مشاہدۃ الجمع فی عین التفصیل اور مشاہدۃ التفصیل فی الجمع ہے۔اس مقام پر پہنچ کر بندہ نہ وحدت کے ساتھ کثرت سے محجوب ہوتا ہے اور نہ ہی کثرت کے ساتھ محجوب ہوتا ہے۔

جمع الجمع:

جب بندہ کو وہ مقام حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ حق سے محجوب نہ ہو اور حق سے محضوب نہ ہو اس کیفیت میں تمام پردے ہٹا دیے جاتے ہیں۔اسے صوفیاء کرام کی اصطلاح میں جمع الجمع کہتے ہیں۔اور بقا بھی اسی کو کہا جاتا ہے۔یہ مرتبہ تجلی عینی سے حاصل ہوتا ہے۔

قلب مومن:

جس قلب کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے وہ قلب مومن ہے اس کی صفائی کا یہ مطلب ہے کہ اس کو غیر اللہ کی طرف سے متوجہ ہونے سے بچایا جائے۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ عنایت کا مرکز ہے۔

صبر و رضا:

فانی فی اللہ کو علائق کی پرواہ نہیں ہوتی ،اس لیے کہ گرد اس کو کیا پہنچے گی جس کا دامن غبار سے اونچا ہو ،انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے ہاں

Marfat.com

مصائب حلوہ سے بھی زیادہ لذیز ہوتے ہیں کیونکہ حال اور کال (صبر و رضا) سے توحید صبر و رضا کا جام پی لیتے ہیں۔اور مشاہدات اور مشکلات کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوجاتے ہیں توحید و ذکر حق میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ غیر اللہ سے التفات، حتیٰ کہ طعام کے لقمہ کو اٹھانے سے عبث و مانع سمجھتے ہیں۔اسی لیے وہ لوگ فنا و بقا سے اپنے اعلیٰ مقاصد پر فائز اور با مراد ہوتے ہیں۔سالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ طبیعت کے تقاضوں کو ترک کردے بھلائی اسی میں ہے کہ خواہشات کی مخالفت کرے، نفس کی تربیت اسی طرح ہوتی ہے کہ اسے مال اور اولاد کی محبت سے دور رکھے، کیونکہ یہ دونوں نفس کے لیے فتنہ ہیں۔جتنا فالتو ہوں گے اتنا ہی نفس کو کبر میں مبتلا کریں گے، جب تک طبیعت اور نفس اصلاح پذیر نہیں ہونگے، سالک اپنے مطلوب کو نہیں پاسکے گا۔

مبارک ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ کے حکم پر پابندی ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو پابندی کے ساتھ نبھا رہے ہیں۔اور ان کو اس (اللہ) کے کسی حکم پر اعتراض نہیں۔اسے انقباض سے ایسا چھٹکارا مل جائے گا کہ وہ ہستی کو بھی بھلا دے گا اور باقی باللہ ہو کر فیض المرام ہوگا۔اے اللہ! ہمیں ایسے ہی ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا (آمین)

Marfat.com

مرتبہ:

مراتب عبور کرنا چاہییں اور سبور کا ایک محل جس کو مرتبہ کہتے ہیں وادی حیرت کہا جاتا ہے اس میں سالک اپنے مطلوب کو جانتا ہے لیکن اس کو پہنچ نہیں سکتا پھر اس وادی حیرت وحرارت میں چکر لگاتا ہے اسی طرح حرارت سے اپنی انانیت کو جلا دیتا ہے اس وادی کو وادیء حیرت اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہاں سالک حیران ہو جاتا ہے نہ آگے جا سکتا ہے اور نہ ہی پیچھے آسکتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ﴿**الھم زدنی حیرة**﴾ اے اللہ میری حیرت میں اضافہ فرما، اسی حیرت کی طرف اشارہ ہے. بہت سارے سالکین کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا، جب تک کہ مرشد کامل رہبری نہ کرے۔ اس وادی کا عبور کرنا ناممکن ہے اے اللہ! ہمیں اپنے اسمائے صفات کی تجلیات کے لیے تیار فرما اور اپنی ذات کے مشاہدے کے پیالے میں سے عطا فرما اور شراب پلا۔ (آمین)

سالک کی تباہی:

اسی طرح مریدوں کی تباہی اور بربادی کا درومدار مرشد پر ہے کہ پیرو مرشد راہ ہدایت پر ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کے مریدوں کو بھی گمراہی سے بچاتا رہتا ہے۔ جب پیرو مرشد راہ ہدایت سے ہٹ جائیں تو مریدین میں بھی گمراہی

Marfat.com

پھیل جاتی ہے۔

ذکر:

سالک پر لازم ہے کہ ذکر حقیقی سے اصلی کی طرف پہنچے، کیونکہ توحید اغیار اور باطل کو مٹا دیتی ہے۔ جب کوئی چیز تجھے اللہ کے ذکر سے غافل کر دے تو تو سمجھ لے کہ تو نے اپنے قلب پر ذکر کے دشمن (یعنی اللہ کے دشمن) نفس کو بٹھایا ہوا ہے۔ تیرے لیے یہی سمجھنا ہی کافی ہے تاکہ تو ذکا کی طرف راغب رہے۔

عنایت ربانی:

جو شخص ازل سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا اہل نہ تھا اسے عزت و محبت اصنام کی طرف دھکیل دیتی ہے جسے ماسوائے اللہ کے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جس کو نفسانی محبت کے سپرد کیا جاتا ہے تو وہ اصنام میں سے ہوائے نفس میں پھنس جاتا ہے۔ جیسے کفار، لات و منات کی محبت میں گرفتار ہیں اور کوئی اولاد کی محبت میں گرفتار ہے۔ گویا ان کی پرورش میں لگا رہتا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اولاد، ازواج اور مال کی محبت اللہ کی محبت سے روکتی ہے۔

اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوتی ہے وہ ماسوائے اللہ کے غیر کی محبت کو عداوت سمجھتا ہے۔ اور جو ازل سے اللہ کی

Marfat.com

محبت کا اہل تھا اسے عنایت ربانی نے اپنی طرف کھینچا تو اس پر جلوہ حق متجلی ہوا جس سے اسکی محبت کے آثار اس کے قلب کے آئینہ پر منعکس ہوجاتے ہیں پھر اس کو ماسوائے اللہ کے کسی قسم کا تعلق نہیں رہتا، کیونکہ ایسی محبت عالم وحدت سے ہوتی ہے اس لیے وہ غیر کی شرکت قبول نہیں کرتی۔ دشمنوں نے فانی محبت سے بتوں سے محبت کی اللہ والوں نے باقی وربانی محبت سے اللہ تعالیٰ سے محبت کی۔ بلکہ انہوں نے اپنے فانی وباقی یعنی جمع اجزاء فانی وباقی سے اللہ تعالیٰ سے محبت کی۔ اے اللہ ہمیں محبت ویقین کی حقیقت تک پہنچا (آمین)

استدلال حق:

اب جو لوگ حسد کی وجہ سے حق سننے سے، حق کہنے سے عاری ہیں وہ (کلام، سمع، بصر) ان تینوں کے ہوتے ہوئے بھی نہ ہونے کے برابر ہیں کیونکہ حسد میں آکر حق وباطل میں تمیز کرنے سے عاری ہیں اس لیے وہ عقل نہیں رکھتے، یعنی کہ اکتساب حق، نظر واستدلال سے ہوتا ہے اور جو شخص بہرے اور اندھے کی طرح ہوجائے کہ ان دلائل دیکھے اور نہ ہی سنے تو پھر کیسے استدلال حق کرسکتا ہے لہٰذا برے اعمال سے منہ موڑنا چاہیے اور برے اسلاف سے بھی منہ موڑنا چاہیے اور اہل بدعہ سئیہ سے دور بھاگنا چاہیے۔ کیونکہ یہ اہل حق میں سے کسی شے کو نہیں مانتے۔ بلکہ وہ صحرائے دنیا میں

Marfat.com

حیران اور سرگرداں پھرتے ہیں ۔ان کا دعویٰ تو ہوتا ہے کہ اہل علم ہیں ۔ حالانکہ انہیں علم کی بو تک نصیب نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے علوم کو مال و جاہ جلال کا ذریعہ سمجھتے ہیں ۔یہی اہل طلب حق کے لیئے ڈاکو اور راہزن ہوتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب میں فرمایا ۔کہ ان کے متعلق مت پوچھ جنہیں جب دنیا نے مخمور اور محصور کر ڈالا ، کیونکہ وہ میرے بندوں کے لیے راہزن ہیں ، ڈاکو ہیں ۔ہاں جسے حق و شریعت کا راستہ نصیب ہو ، اس کو طریقت کے مقامات کا راستہ معلوم ہو جاتا ہے ، اور ان کی اقتداء جائز ہے ، وہی اس کے اہل ہیں ، کہ ان کو حقیقت کی طرف راہنمائی ملتی ہے نہ وہ جو کہ جھوٹے مدعی ہیں ان کو راہ ہدایت سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اقتداء کے لائق ہیں ۔عقل مند کے لیے ضروری ہے کہ رضائے الٰہی کے راستہ پر چل کر اپنے حال کا محاسبہ کرے اور برے حال کا تدارک کرے اور گزری ہوئی زندگی پر ندامت کرے یہ باتیں مرشد کی تربیت کے بغیر حاصل نہیں ہوتیں ۔کیونکہ تمام انسان اپنے رب سے محجوب ہیں اور ان کا پردہ وہی غفلت ہے اور فضل ربانی کے بغیر یہ غفلت دور نہیں ہو سکتی ۔

تجربہ کار حکیم یعنی مرشد کامل :

ہاں اس غفلت کے دور کرنے کے اسباب بھی ہیں اس کا علاج

Marfat.com

سوائے ایک نہایت ہی تجربہ کار حکیم کے کوئی نہیں کرسکتا وہ حکیم مرشد کامل ہے، جس کی صحبت سے یہ غفلت قلب سے ہٹ جاتی ہے۔غیب کے علاقے کی طرف قلب کا دریچہ کھل جاتا ہے تو سالک توحید کا اقرار تحقیقاً کرتا ہے نہ کہ تقلیداً۔اس وقت سالک کی توحید وتفرید ہوتی ہے اس کے بعد اس کا معاملہ اس کے برعکس ہوجاتا ہے یعنی محبوب کے ماسوا کی خبروں سے وہ بہرا، اور حقیقت کے راز فشاں کرنے سے گونگا، اور اس فانی دنیا میں غیروں کے دیکھنے سے اندھا ہوجاتا ہے۔یعنی اس کو صرف حق تعالیٰ ہی نظر آتا ہے باقی کچھ نظر نہیں آتا۔یہ نظریہ قرآنی ہے جو اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے اب حقیقی بات یہ ہے ﴿تلک آیة الله﴾ یعنی اللہ کے سوا دوسرا کون ہے جس کی بات ماننے کے قابل ہو اس پاک بے نیاز، سب سے بڑے سچے مالک کی بات جو سیدھی اور صاف ستھری ہے کہ کوئی بدنصیب نہ مانے تو وہ شخص کس چیز کو قبول کرنے کا منتظر ہے۔(پارہ ۲۵ سورۃ جاثیہ)

عظیم ترین صحیفہ:

قرآن ایک عظیم ترین صحیفہ ہے جو ہر قسم کی بھلائی اور برائی سمجھانے کے لیے نبی آخر الزماں ﷺ کو اللہ نے عنایت کیا تاکہ آنے والی انسانیت قرآن پڑھ کر، سمجھ کر، عمل کر کے صحیح تعین شدہ حدود کا ادراک کرے۔جو اس

Marfat.com

کے احکامات کو نہ جانے اور نہ مانے وہ ہولناک عذاب کے لیے تیار رہے۔ زبان اور دل سے جہر و خفی ہر طریقے سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ضرف ہماری خدمت کے لیے ساری مخلوقات کو لگا دیا ہے۔ یہ مالک حقیقی عنایت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بڑی سے بڑی مخلوق کو بھی انسان کے لیے بیگاری بنا دیا ہے آدمی ذرا غور کرے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ اس کے بس کی بات نہ تھی اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے فضل و کرم سے وقف فرما دیا۔ پس ہم پر یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے خالق و مالک کی اطاعت کریں۔ اور عبادت میں لگ جائیں، نعمتوں میں گم ہو کر منعم حقیقی کو نہ بھول جائیں۔

اعمال:

ہر شخص اپنے اعمال کے ساتھ بندھا ہوا ہے جو اچھائی کرتا ہے اس کا فائدہ خود اس ہی کو ہوتا ہے اور جو برائی کرتا ہے اس کا نقصان اسی کو ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی کی اچھائی یا برائی سے کیا غرض۔ اگر یہاں نہیں تو اگلے جہان برائی اور بھلائی معہ نتائج سامنے آ ہی جائے گی۔ تمام ریاضیات و مشاقات اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کی جائیں تو قابل قبول ہیں ورنہ محض اپنی طبیعت و شوق نفس یا رسم و رواج کے تحت ہو تو اللہ کے ہاں ان کا کوئی وزن نہیں سب اکارت اور ضائع ہیں ایک اطاعت شعار مسلمان کا یہ

Marfat.com

کام نہیں کہ وہ اپنی محنت کو اس طرح ادھورا چھوڑ دے یا ریا نمود نمائش سے اپنے مال کو برباد کر دے بھلا ار تعداد کا ذکر ہی کیا جو ایک دم بالکل عمل کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

زبانی دعوؤں کی تکذیب:

محض باتیں بنانا اور عمل سے جی چرانا وزن نہیں رکھتا ہم میں سے بہت سے لوگ معیار پر پورے اترے بلکہ بڑھ کر ہیں بعض ایسے بھی نکلیں گے جن کے اعمال نے ان کے زبانی دعوؤں کی تکذیب کر دکھائی، عمل کرنے سے زیادہ زبانی دعوے نہ کرو جو قوم کردار کی غازی ہوتی ہے وہ زبانی لن ترانیوں سے بچتی ہے اور زبانی جمع خرچ کرنے والے اور ڈھینگیں مارنے والے میدان میں صفر رہ جاتے ہیں، بعض مریدین اپنے مرشد کے روبرو تابعدار فرمانبردار ہوتے ہیں اور مرشد کی غیر موجودگی میں مرشد کے افعال، کردار، اقوال اور اعمال کے منکر ہیں۔ اولیائے اللہ کا انکار کرنے والے درحقیقت ثواب سے محروم ہیں۔ اور جو ثواب سے محروم ہیں وہ بدنصیب ہیں۔ اب اپنے مرشد کی غیر موجودگی میں مرشد کے اعمال کا انکار کرنے والے اپنے اعمال کے متعلق تو سوچ لیں کہ کل بروز حشر ان کے ساتھ کیا ہوگا۔ (چہ جائے کہ اللہ کے ولی پر اعتراض کرنا) ایسی بدعملیوں کا انجام ایسا

ہوتا ہے کہ دل سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ نیکی کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

یہ حال ان لوگوں کا ہوتا ہے جو اولیاء اللہ کے منکر ہیں، ہر بات میں اولیاء اللہ کی مخالفت کرتے ہیں اور برابر ٹیڑھی چال چلتے رہتے ہیں۔ آخر کار مردود ہو جاتے ہیں اللہ ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ سیدھی بات قبول نہیں کرتے ان میں حقیقت کو تسلیم کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی، ایسے ضدی نافرمانوں کے ساتھ اللہ کی یہی عادت ہے **یاایھا الذین آمنو الم تکولون ما لاتفعلون** (پارہ ۲۵ سورۃ وصف) اس میں اعمال اور کمال کے دعویٰ کی مذمت ہے۔ **یقوم لم توذولنی** اس سے معلوم ہوا کہ اپنے شیخ کو تکلیف دینا (ایذا دینا) مذموم ہے۔

لافزنی:

لم تکولون مالاتفعلون، یعنی مسلمان کو لافزنی اور جھوٹے دعوے کی باتوں سے بچنا چاہیے زبان سے ایک بات کہہ دینا آسان ہے لیکن اس کو کر کے دکھانا آسان نہیں، اللہ تعالیٰ اس شخص سے سخت ناراض اور بیزار ہوتا ہے جو کرے بھی نہیں اور زبان سے بہت کچھ کہے۔ یہاں ایک بات زبان سے نکال کر اس پر کار بند رہنے پر اظہار بیزاری ہے محبوب عمل کی فکر ہے تو ہم بتائے دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں سے بہت محبت ہے جو

اس کی راہ میں نفس ظالم اور شیطان ظالم کے مقابلے میں ڈٹ جاتے ہیں، خواہشات نفسانی اور شیطانی سے مقابلہ کر کے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

حقیقی خزینہ ربانی:

بلاشبہ قرآن اور حدیث حکمت اور ہدایت کا ربانی خزینہ ہے مگر جو اس سے مستفیض ہو تو وہی مثال ہوگی

نہ محقق شدی نہ دانش مند　　چارپا یا بُرد کتاب چند

ایک گدھے پر کتنی ہی علم و حکمت کی کتابیں لاد دو بوجھ میں دبنے کے سوا اس کو کچھ پتا نہیں۔ وہ صرف ہری گھاس کی تلاش میں ہے اسے اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ اس کی پیٹھ پر لعل و جواہر لدے ہوئے ہیں یا سنگریزے اگر کوئی تحقیق کرنے والا اس پر فخر کرنے لگے کہ میرے پاس کیسی کیسی عمدہ تفاسیر اور حدیث کی کتب ہیں لہٰذا میں بڑا عالم و معزز ہوں تو یہ اور بھی گدھا پن ہے۔ جب تک کہ ان کتب سے فیض حاصل کر کے اس کی تشہیر اور اشاعت نہ کی جائے۔ یا اس سے فیض ربانی کو دام، درہم، سخن عام تک نہ پہنچایا جائے۔

حیثیت مرشد کا انکار:

بعض لوگ مرشد کریم کے سامنے مرشد کی ہر بات اور ہدایت پر عمل

Marfat.com

کرتے ہیں اور مرشد کی غیر حاضری میں شیطان کا اتباع کرتے ہیں جس طرح شیطان نے اللہ تعالیٰ کے حضور آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ شیطان نے کہا کہ میں افضل ہوں، میری فرع افضل ہے۔ اور آدم مفضول ہیں، اور مفضول کی فرع مفضول ہوتی ہے اس لیے افضل سے مفضول کی عزت کرانا، تعظیم کرانا اور مفضول کو سرداری عنایت کرنا خلاف عقل وحکمت ہے یہ ان جھوٹے مدعی سالکوں کی بدنصیبی ہے کہ وہ اپنے رہبر اعلیٰ کا انکار کر رہے ہیں جس طرح شیطان نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔

طالب و مرید اور سالک کا کام ہے کہ مرشد کے حکم کی کامل تابعداری کی جائے ورنہ مرید مردود ہے۔ جس مرید نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرشد کریم کی تابعداری اور صحبت سے محنت کر کے مراتب حاصل کیے ہیں وہاں جھوٹے دعوے داروں کا کیا رتبہ؟ جس طرح حق تعالیٰ کا معلم اول ہونا اور آدم کا متعلم ہونا معلوم ہے اسی طرح علمی امتحان میں آدم کا کامیاب ہونا اور فرشتوں کا ناکام ہونا معلوم ہوا کہ یہ دلیل ہے اس کی کہ مدار خلافت علم اور فہم ہے بشرطِ کے بدعلمی شامل نہ ہو۔ مجاہدات مدار خلافت نہیں ہیں مشائخ طریقت خلفاء بنانے میں اس کی رعایت زیادہ رکھتے ہیں۔ کئی دفعہ شیخ طریقت مباحات سے بھی روک دیتے ہیں کہ شاید سالک مباح کے چکر میں

Marfat.com

پڑ کر حرام کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔ لہٰذا منتہی کو بھی لازم ہے کہ خود کو شیطانی فکر سے مامون نہ سمجھے ہمہ وقت محتاط رہے۔

تنبیہ:

پیروانِ قرآن کو دعوت عمل ہے کہ سب نعمتوں کا شکر بجا لاتے ہوئے سرگرم عمل ہو جائیں اور جو طالب حق ہوں انکی اصلاح کریں لیکن جب قرآن سے معترض کا معاندہ ہونا ظاہر ہو جائے تو اس معترض معاندہ کو جواب دینا اور اسکے درپے ہونا لاحاصل ہے۔ ﴿**لعلکم تھتدون**﴾ میں ہدایت یافتہ لوگوں کو خطاب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ترقی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ سیر الی اللہ کے بعد سیر فی اللہ ہے۔ **ویعلمکم** سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم کتاب وحکمت کے بعد ایک باب تعلیم اور بھی ہے جو صالحین کی صحبت سے ہوتا ہے۔ جس طرح اس مسکین نے اپنے دادا مرشد جناب سید سیف الرحمٰن صاحب مبارک پیرارچی خراسانی اور مرشد کامل السیّد جعفر حسین حسینی اٹک والوں کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔ "**فاذکرونی اذکرکم**"، ذکر اللہ کا اصلی ثمر یہی ہے کہ حق تعالیٰ ذاکر پر ملتفت اور متوجہ ہو۔ ذاکر اگر اس بات کو پیش نظر رکھے تو وہ شر شیطانی اور خواہشات نفسانی سے محفوظ ہے۔

صحیح سلوک:

Marfat.com

جس شخص کو بھی شیخ کی طرف سے سردار مقرر کیا جائے تو افراد جماعت کا فرض ہے کہ سچے دل سے اس کی اطاعت کریں کسی بھی جماعت میں اگر سمع و اطاعت نہیں تو کبھی بھی جماعتی زندگی کشاکش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جماعت میں تفرقات ڈالنے والوں کے متعلق کہا گیا ہے، "**فی قوبھم مرض**" ‹**شک و نفق فھو یمرض قلوبھم الآخر**› کہ ان لوگوں کے دلوں میں شک اور نفق کا بڑا ابھاری مرض ہے جوان لوگوں کے دلوں کو کمزور بنائے ہوئے ہے سو اللہ نے ان کا مرض اور بھی بڑھا دیا ہے۔ مرض کی شکل میں ان کی بد اعتقادی، بدگمانی، بدزبانی، حسد و اندیشہ سب کے سب اس مرض میں شامل ہیں۔ حسد کے طفیل یہ اپنے ساتھیوں کی ترقی سے پریشان ہیں اس لیے یہ کوشش کرتے ہیں کہ شخص منتجبہ کی مخالفت کر کے اپنے برابر لایا جائے اور دوسرے لوگوں کے سامنے بیٹھ کر اپنے پیر بھائیوں کی بدخویاں کرتے ہیں اور مرشد کے سامنے بیٹھ کر سچا ہونے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے ان میں دغلا پن پایا جاتا ہے۔ دوغلے شخص سے ہمیشہ فساد ہی متوقع ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی خیر خواہی کے جذبے سے مجبور ہو کر ان کی خیر اندیشی سے فرمائش کرتا ہے کہ سلسلہ میں تمہارے اس عمل سے بے چینی، بے یقینی اور فساد پھیلتا ہے اس سے باز آجاؤ

Marfat.com

،تو غایت ہی حلاوت اور حماقت سے اپنے عیوب کو ہنر ظاہر کرتے ہوئے بڑے شد و مد سے جواب دیتے ہیں کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔اس جہل مرکب اور کساد نظری کا کیا علاج ہے؟ جہل کو علم اور علم کو جہل ،فساد کو اصلاح اور اصلاح کو فساد، کڑوے کو میٹھا اور سیاہ کو سفید کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس لاعلاج مرض سے بچنے اور نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ان کی سب نیکیاں اور اعمال سب دکھاوے کے ہیں لیکن باطن بالکل کورا۔

جس طرح ایک انسان ساری زندگی دکھاوے کی نیکیاں کرتا رہے اور سمجھتا رہے کہ یہ نیکیاں آخرت میں کام آئیں گی لیکن جب عاقبت کا دن آئے گا تو یہ سب نیکیاں رائیگاں جائیں گی، جس طرح کوئی شخص طاعات کے ساتھ برائیوں میں مشغول اور منہمک ہو جاتا ہے کہ اس اطاعت کے سب فوائد و برکات سلب ہو جاتے ہیں اور دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ دوسری طاعت کی توفیق اس برائی کی شامت سے سلب کر لی جاتی ہے۔اور جو طاعات معمول بہا ہوتی ہے ان میں کمی اور سستی سے ناغہ ہونے لگتا ہے آخر میں جو ثمرات اور فوائد ان پر مرتب ہوتے ہیں ان سے بالکل حرمان ہو جاتا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح اچھے اعمال سے اجر و ثواب ہوتا ہے اسی طرح اصلاح نفس بھی مقصود ہوتا ہے۔

Marfat.com

آسمان اور زمین میں جس قدر مخلوق ہے سب کے سب قوانین الٰہی کی اطاعت کر رہی ہے پھر کیا تمہیں اس راہ پر چلنے سے انکار ہے جس راہ پر تمام کارخانۂ ہستی چل رہا ہے نوع انسانی کے لیے اسلام کی ہدایت ایک عالم گیر راہ ہے، لیکن ہم لوگوں نے اس راہ کو چھوڑ کر اپنی الگ الگ ٹکڑیاں بنالی ہیں ایک گروہ دوسرے گروہ کو جھٹلا رہا ہے۔ لیکن قرآن کہتا ہے کہ تمام راہ نمایان و پیشوایان مذاہب کا یکساں احترام کرو، اگر طلب حق سے اعراض کرو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قلوب کی زمین کو فاسد کر دیا گیا ہے۔ یا اس طرح کی قلب کی استعداد کو ختم کر دیا گیا۔ کہ یہ قلب فیض الٰہی کے قابل نہ رہا۔ اور یہ کہ جب فی اللہ والے حضرات سے قطع تعلق نہ کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو تم ان لوگوں میں شمار ہو جاؤ گے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دشمنی کرتے ہیں یا نافرمان ہیں۔

یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے احکامات کو ٹھکرا کر دوسری انکار والی یا بے ادب والی روش اختیار کرتے ہیں تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بے ادب ہوتے ہیں جن کے لیے یہ آیت مبارکہ اتری ہے **"اولئک الذین لعنھم اللہ"** یعنی جو لوگ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے نافرمان ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے (اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق کی درخواست ہے کیونکہ بے ادب لطف رب سے محروم ہے) بے ادب اکیلا خود

برباد ہوا بلکہ اس نے زمانہ بھر میں بے ادبی کی آگ بھڑکائی، جو دوست کے حق میں بے ادبی کرتا ہے وہ راہزن اور نامراد انسان ہے۔

"افلا یتدبرون القرآن" بات یہ ہوئی کہ قرآن میں غور وفکر کرو کہ قرآن میں کیا کیا حکمتیں اور تدبیریں مذکور ہیں ان سب میں غور وفکر کریں تا کہ گناہوں اور بے ادبیوں سے بچ جائیں۔ **"ام علیٰ قلوب اقفالھا"** کیا نہ ماننے والوں بے ادبوں کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟ اسی لیے ان کے دلوں تک بالکل کسی قسم کا کوئی فکر، ذکر پہنچتا ہی نہیں بلکہ ان کے دل خود قفل کی مانند ہیں۔یعنی ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگائی ہوئی ہے، جس در کو اللہ بند کرے۔یعنی بندوں پر باندھ دے اس کو کوئی چابی نہیں کھول سکتی وہ تالہ جو اللہ نے ان لوگوں کے قلوب پر لگایا ہے وہ نہ ہی تدبیر کو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی تفکر کو، یعنی ان بے ادب، بے مروت اور منکر لوگوں کے لیے مخصوص تالے ہیں جو صرف ان لوگوں کے لیے مناسب ہیں یہ تالے دوسرے تالوں کی جنس سے نہیں ہیں جو کہ لوہے سے تیار کیے جاتے ہیں۔ بلکہ یہ کفر (انکار) کے تالے ہیں جو کہ لگائے جانے کے بعد پھر نہیں کھولے جاتے۔دلوں سے ان تالوں کا کھل جانا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر منحصر ہے۔

Marfat.com

قرآن میں تدبیر:

مقام قرب وقبول رتبہ شہود ہر ایک کو میسر نہیں ہوتا، قرآن مجید میں تدبیر نہ کرنا رسوائی کی علامت ہے اور کھلی گمراہی ہے۔ ورنہ ہر طالب حصول تک پہنچ جاتا (جو قرآن کریم میں غور وتدبیر کرتا) "**یامر کم باالکفر الاخر**" (سورۃ آل عمران) اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو مشائخ کی تعظیم میں خواہ زندہ ہوں یا وفات یافتہ حد سے زیادہ غلو کرتے ہیں، ﴿**واذاخذالله**﴾ سے معلوم ہوا کہ کسی مقتدا سے علم اور فضل میں کوئی دوسرا فریق ہو جائے یا مساوی ہو جائے تو اس سے اس مقتدا سے عار واستنکاف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سب انبیاء ایک ہی دین کے داعی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا دین ہی ایک ہے اور تمام راہنما ایک ہی ہیں، تو یہ زنجیر کی مختلف کڑیاں ہیں جو کوئی ان میں سے تفریق کرتا ہے ایک کو مانتا اور دوسرے کو جھٹلاتا ہے، وہ دراصل پورے کے پورے سلسلہ ہدایت سے منکر ہے۔ (اسی طرح مشائخ طریقت کے انکار کا اظہار بھی تصور کرلیا جائے)

لقائے حق سے محروم:

جو شخص دوسرے سلسلہ والوں سے اپنے سلسلہ کو مخفی رکھتا ہے اس پر اپنی اجارہ داری سمجھتا ہے ایسا شخص دنیاداری کی طرف مائل ہے۔ افسوس ہے

Marfat.com

اس شخص پر جو دنیا داری کو مشاہدہ حق پر ترجیح دیتا ہے اپنے ظاہری لباس میں اللہ والوں کے لباس میں ہوتا ہے لیکن باطن میں حب جاہ کا طالب ہوتا ہے پس ایسا شخص لقائے حقیقی سے محروم ہوتا ہے مخاطبت حق سے دونوں جہاں میں ساقط ہو جائے گا۔ جو شخص اہل اللہ کے طریق کی طرف متوجہ ہو کر پھر اس کو معطل کر دے یا انکار کی راہ سے اس سے منہ موڑے تو اکثر اس کو طریق ہدایت کی طرف آنے کی توفیق نہیں رہتی بلکہ معزول ہو جاتا ہے حتیٰ کے بعض اوقات اہل طریقت سے عداوت ونفرت کی طرف راغب ہو کر دین کے ایک بڑے حصہ سے محروم رہتا ہے۔ ایک بات یاد رکھیں کہ مشائخ طریقت میں جو اہل ارشاد ہوتے ہیں وہ غیر اہل ارشاد سے بہتر ہوتے ہیں۔ الغرض ان سے عداوت کرنا حقیقت سے انکار ہے

قانون الٰہی:

قانون الٰہی ہمیشہ ہی سے جاری وساری ہے جو جماعت حق پر عمل پیرا ہوتی ہے وہ جماعت کامیاب وکامران ہوتی ہے جو جماعت روگردانی کرتی ہے وہ برباد ہوتی ہے۔ دنیا میں چل پھر کر روگردانیوں کی نشانیاں دیکھو کہ منکرین کا کیا بنا۔ مثلاً میرے نزدیک داؤد شاہ حقانی کے مزار کی کیا شان ہے کہ زائرین کا تانتا بندھا رہتا ہے اور ساتھ ہی شاہی محلات کی زبوں حالی

Marfat.com

ملاحظہ ہو کہ ان محلات کی شکستہ دیواریں زبان حال سے اپنا افسانہ غم وعبرت سنا رہی ہیں اب بھی اگر سبق نہ سیکھو تو تمہاری مرضی، اصل چیز جو سوچنے کی ہے وہ دلوں کی ایمانی قوت ہے۔ اگر دلوں کے اندر ایمان اور ایقان کی سچی محبت اور روح موجود ہے تو دنیا میں رفعت اور سربلندی نصیب ہوگی، اگر حسد اور بغض، نافرمانی، کبر، بخل جیسے امراض ہوں تو وہ دل، **"فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرض"**، کی زد میں ہے۔

اللہ کی رسی:

اگر تم نے گمراہانہ خواہشات کی پیروی کی تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ راہ ہدایت پا کر پھر گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ ایمان کی برکتوں کے حصول کے لیے یہی کافی ہے کہ بس ایمان کا اقرار کرلو بلکہ اصل ایمان اس پر قائم رہنا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جماعت کے تفرقہ سے بچو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ و یہ چھوٹ تو سکتی ہے مگر ٹوٹ نہیں سکتی۔ دوسرے حاسد لوگوں کے طور طریقوں سے بچو اور اپنے دل ودماغ کی حفاظت کرو۔

جیسا کہ رب العالمین کا فرمان ہے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو تقویٰ اتحاد واتفاق قومی زندگی، اسلامی طور طریقے باقی رکھنے کے لیے دعوت وارشاد کا کام کریں جس کا وظیفہ یہ ہو کہ اپنے قول وعمل سے دنیا

کو قرآن سنت کی طرف بلائے۔لوگوں کو جب اچھے کاموں میں سست اور برے کاموں میں چست اور چاک و چوبند دیکھے تو مقدور بھر اصلاح کی کوشش کرے اور ظاہر کرے کہ، یہ کام حدود سے واقفیت ،قرآن سنت کی معرفت کے بغیر کبھی بھی انجام نہیں پا سکتا۔اس لیے مخصوص شرائط کے ساتھ اس کے لیے ایک جماعت وقف رہنی چاہیے۔جن چیزوں کی اچھائی متعارف ہو اور وہ وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہوں وہ چیزیں معروف میں شامل ہیں۔جن چیزوں کی برائی متعارف ہو اور وہ وضاحت کے ساتھ سب کو معلوم ہوں وہ چیزیں منکرات میں شامل ہیں۔

ہاں تو معلوم ہوا کہ بعض اوقات سالک کے قلب پر کوئی واردات اونگھ کے صورت میں ظاہر ہوتی ہے تو یہ سکینہ روحانیہ ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سالک کے قلب پر سکون لانے کے لیے ایسا ہوتا ہے تا کہ سالک کو تسکین رہے۔ملکاتِ باطن صدق و اخلاص وغیرہ کی قوت سے فعلیت کی طرف اظہار اور قلب کی کدورتیں اور آلائشیں بھی اس سے صاف ہو جاتی ہے۔جس طرح نبی کریم ﷺ فرماتے تھے ”کہ منافقین کی طرف سے دین کو نقصان نہ پہنچے تو جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے دین کو نقصان نہیں پہنچ سکتا تو حضور ﷺ مطمئن ہو گئے“۔یعنی مخالفین حقیقت میں دین کو نقصان

نہیں پہنچا رہے ہیں بلکہ اس مخالفت میں ان کا اپنا نقصان ہے کہ وہ اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں (اسی طرح مشائخ عظام کی مخالفت کرنے والے خود اپنا نقصان کرتے ہیں اس سے مشائخ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا) اسی طرح جب یہ بتلادیا گیا جو امر مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا تو رنج وغم کیسا۔ رنج وغم ہوا کرتا ہے خلاف امید پیش آنے سے، اور جب امید ہی نہ رکھی جائے تو ملال کیسا؟ **انما ذالکم شیطن** ،جیسا کہ بعض اہل اللہ سے منقول ہے کہ شیطان ان کے سامنے متمثل ہوا انہوں نے اعوذ باللہ پڑھی اور فرمایا کہ میں تجھ سے ڈر کر تعوذ نہیں پڑھتا بلکہ محض حکم بجالانے کے لیے پڑھ رہا ہوں، ورنہ تجھ کو پر کاہ کے برابر بھی نہیں سمجھتا۔

معرفت حق:

بہر حال حق کی معرفت اور استقامت کا سرچشمہ ذکر اللہ اور کائنات میں فکر اور تدبر ہے۔ ذکر کا حال یہ ہے کہ اللہ کی یاد سے دل کسی وقت فارغ نہ رہے۔ فکر کا مقصد یہ ہے کہ آسمان اور زمین میں پھیلی ہوئی ساری کائنات، خلقت وفطرت اور مظاہر قدرت میں غور خوض کیا جائے۔ ذکر کرنے سے دل کی غفلت دور ہوتی ہے اور فکر کرنے سے حقیقت کے دروازے کھلتے ہیں اسرار فطرت آشکارا ہوتے ہیں جن لوگوں کے دل غفلت سے پاک ہوتے

Marfat.com

ہیں اور کائنات کی خلقت میں تفکر کرتے ہیں ان پر یہ حقیقت نمایاں ہو جاتی ہے کہ تمام کارخانہ ہستی اور اس کا عجیب وغریب نظام بغیر کسی اعلیٰ مقصد کے نہیں ہو سکتا، اس لیے ضروری ہے کہ انسان کی دنیاوی زندگی کے بعد دوسری زندگی ہو، تاکہ جو کچھ اس زندگی میں کیا جائے اس کے نتائج وثمرات اخروی زندگی میں سامنے آجائیں۔ اس حقیقت کے کھلنے پر انسانی روح خدا پرستی کے جوش سے معمور ہو جاتی ہے اور وہ اللہ کی بارگاہ میں سر نیاز جھکا کر بخشش اور رحمت کی طلب گار ہوتی ہے۔

قانون قدرت:

اور اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ کسی کا نیک عمل رائیگاں نہیں فرماتا، پس جو لوگ حق پرستی کی راہ میں ہیں طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ وہ یقین رکھیں کہ ان کے اعمال حق اور ثمرات کبھی بھی ضائع ہونے والے نہیں۔

ہدایت:

کوئی چیز نا اہل کے سپرد نہ کی جائے اس میں مناسب عہدے بھی داخل ہیں اور طالبین، سالکین، کی تعلیم وتربیت کی خدمت کو بھی اسی پر قیاس پر کیا جائے۔ یعنی تا وقت آنکہ آزمائش اور امتحان نہ کر لیا جائے خلافت ارشادی یا اور کوئی منصب یا عہدہ کسی کے حوالے نہ کیا جائے۔ حق تعالیٰ نے،

نیک کام کر کے اپنے آپ کو مقدس اور پارسا سمجھنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ حالانکہ مومن کی تقدیس اللہ نے خود فرمائی سو اس ممانعت کی کئی وجوہ ہیں اول وجہ یہ ہے کہ اپنی تعریف اور توصیف اور خودستائی کا منشاء بڑائی اور کبر ہوا کرتا ہے پس خودستائی سے منع کرنا درحقیقت کبر سے منع کرنا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ تقدیس کا مدار انجام اور خاتمہ بالخیر ہونے پر ہے۔ اور کسی کو پہلے سے اپنے انجام کی خبر نہیں، اس لیے تقدیس کا دعویٰ گویا انجام سے بےفکری ہے جو بےخوفی پر دال ہے تیسری وجہ ممانعت یہ ہے کہ تقدیس سے عوام کو دھوکہ ہوتا ہے کہ یہ مقدس شخص ہر قسم کے نقائص سے پاک ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ تو یہ ایک درجہ میں کذب ہے۔ پھر کبھی اس دعویٰ تقدس سے عجب پیدا ہوتا ہے لیکن اگر کسی میں یہ وجوہ ممانعت نہ پائے جاتے ہوں تو جس کی تصدیق ایک محقق ہے، مبصر ہی کر سکتا ہے تو شکریہ نعمت کے طور پر اس کے لیے اظہار تقدیس جائز ہوگا۔

کمال باطنی اور سلطنت ظاہری میں کوئی بھی منافات نہیں، دونوں ایک جگہ ہو سکتی ہیں، مشائخ کے لیے ضروری ہے کہ امانت باطنی اور خلافت ارشادی لائق شخص کے حوالے کر دیا جائے۔ ان کو اجازت بھی دے دیا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فیض حاصل کر سکیں۔ سلسلے کے لوگوں کو منافرت

Marfat.com

نہیں پھیلانی چاہیے کیونکہ اس سے سلاسل میں ترقی کرنا رک جاتا ہے بلکہ تنزل پذیر ہوتا ہے اور اپنے مرشد کی شان میں اتنا غلو بھی نہ کیا جائے کہ جس کا ثبوت بیان نہ کیا جا سکے اس طرح عام مخلوق میں سلسلہ کے نظریے میں بگاڑ پھیل جاتا ہے جس کو سمیٹنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ صاحب طلب لوگ خود ہی سلسلے میں داخل ہو کر سلسلے کی تربیت کا اندازہ کر کے سلسلے میں زیادہ زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کی کوششیں کر دیتے ہیں، یہ سب سے اچھا طریقہ ہے، طریقت کے، معرفت کے، حقیقت کے پھیلانے کا۔

خالی تمنائیں:

جس طرح یہود کے پاس صرف خالی تمنائیں تھیں، اور مسلمانوں کے ساتھ عمل بھی اور تمنائیں بھی، اسی طرح سلاسل کے مریدین کے ساتھ صرف تمنائیں ہیں ہمارے ساتھ تمناؤں کے ساتھ عمل بھی اور عملی تربیت بھی ہے اور جو عمل تربیت سے مستفیض نہ ہو کر سلسلے کی تربیت کا فیض دوسروں تک نہ پہنچا سکے گا اس کو عمل سے کوئی تعلق نہ ہو گا اس لیے ایک عمل والے سالک اور بدعمل کے درمیان آپ خود سوچ لیں کیا فرق ہے۔

نافرمان قلوب:

وہ قلوب جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں ان کے اہل اپنی زبان سے جو

کچھ کہتے ہیں وہ انکے قلوب میں نہیں، ان کہنا حقیقت سے خالی ہوتا ہے اور ان کے قلوب کو اس حقیقت کا شعور ہوتا ہے جو کچھ یہ زبان سے کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ کہتے کچھ اور ہیں ان کے ارادے کچھ اور ہوتے ہیں ان کے نفوس نے ان کو پیر مرشد کے احکامات کی خلاف ورزی میں اتارا ہے یہ نفس کی شرارت ہے کہ نہ سمجھ سکے اس کے کہنے پر چل پڑے۔اس لیے یہ ذکر سے غافل ہو کر بجائے نفس کی مخالفت کے اس کے پیروکار بن گئے اور نفس کے مطیع ہو کر اپنے پیر بھائیوں کی توہین پر کمر بستہ ہو گئے اس لیے ایسے لوگوں سے سلاسل کے حضرات بدنام ہوتے ہیں۔حالانکہ ان کے پیرو مرشد کا امر ہوتا ہے کہ آپ لوگ نفس کی شرارتوں سے ہوشیار رہیں اگر یہ لوگ یہ بات سمجھ جاتے تو اس میں اسکی فلاح نجات تھی۔

ہدایت:

انسان جو خودی کے تصور میں ہیں اس کے لیے دیدار ربانی مشکل ہے اصل بات یہ ہے کہ انسان خود کو درمیان سے ہٹا دے۔کیونکہ یہی انسان خود ہی دیدار الٰہی کے آگے پردہ ہوتا ہے۔

اے عزیز:

دوئی کا بادل اپنے سورج سے ہٹا پھر دیکھ تیری حقیقت کیا ہے اپنے

Marfat.com

وقت کے نہایت ہی کامل شیخ نے فرمایا جا اللہ تعالیٰ کے راستہ کا عرفان حاصل کر کے اس پر چل کر واپس لوٹا تو اس کو اللہ تعالیٰ سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔ کہ ایسا عذاب کسی کو نہ دیا ہوگا۔ ان ہی مشائخ کا فرمان ہے کہ طریقت کا مرتد، شریعت کے مرتد سے زیادہ گنہگار ہے۔ **الا لباسط کفیه** ۔اس آیت مبارکہ میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ہیں جو مخلوق کو حق کی طرف صرف حق کے تحت دعوت دیتے ہیں ۔اور دوسرے وہ بھی ہیں جو غیر حق کی طرف بلاتے ہیں

جب قلب پر غفلت کا غلبہ ہو تو ایسے شخص کی دعوت کوئی بھی قبول نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی دعوت کا کسی پر کوئی اثر ہوتا ہے۔اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو پانی کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے اور اس ارادہ پر کہ مخلوق دیکھے کہ وہ پانی پیتا ہے **(وما هو ببالغة)** حالانکہ اس کا منہ حقیقت کے پانی کو نہیں پہنچتا اور نہ ہی حقیقت اسے نصیب ہوتی ہے اگر مخلوق کو صرف وہم ہو کہ یہ شخص پانی پی رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اہل نہ ہو وہ اہل بدعت کے لیے یہ مثال دی ہے کہ یہ لوگ بھی صوفیاء کا لباس پہن کر مخلوق کو غیر اللہ کی دعوت دیتے ہیں، اسلیے ان کی دعوت نا قابل قبول ہوتی ہے۔ اگر چہ بظاہر ان کی کوئی بات قبول بھی ہو

Marfat.com

جاتی ہے تو وہ بھی انکی گمراہی کے اضافے کے لیے ہوتی ہے۔ ان لوگوں کی دعا بھی گمراہی ہی میں ہے یہ الٹا مخلوق کو اللہ سے دور کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ظلمات طبعیہ اور خواہشات نفسانیہ میں منہمک ہو کر زندگی بسر کرنے والے ہیں۔

کیا مذکورہ لوگ جو ظلمات طبعیہ اور خواہشات نفسانیہ مین منہمک ہو کر زندگی گزارتے ہیں، کیا یہ جمال الٰہی کے بحر نور میں غوطہ لگانے والے کے برابر ہو سکتے ہیں؟ ان میں سے پہلے اندھوں کی طرح ہیں کہ ظلمات ملک کی وجہ سے ملکوت کو نہیں دیکھ سکتے اور دوسرے بصیر کی طرح ہیں کہ وہ دریا میں غوطہ لگانے والے ہیں۔ بلکہ اس میں ایسا گم ہیں کہ ان کو پانی کی حیات اور صفات کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا اسی طرح مستغرق باللہ اہل بصیرت ولی کامل بھی سوائے اللہ کی ذات کے اور کسی کی ذات کو نہیں دیکھتا۔ ایسی ہی کامل ہستیوں میں سے چند چیدہ چیدہ ہستیوں کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے خاص کر ان چیدہ ہستیوں کو راہ معرفت کی طرف راہنمائی کرنے والے جناب سیدنا مرشدنا میرے دادا مرشد سید سیف الرحمٰن مبارک پیر ارارچی خراسانی لوگوں کی راہنمائی کے لیے مسند ارشاد و تربیت منڈی کس کھجوری میں رونق افروز ہیں اور طالبان حق کے قلوب میں نور معرفت کی شمعیں روشن فرما رہے

ہیں۔اے طالب حق! تو بھی آ دیکھ پیاس طلب بجھتی ہے یا نہیں ہاں تو نمائشی صوفیاءاللہ تعالیٰ سے بالکل غافل ہیں۔

دنیا ایک نشہ ہے جوان کے دل ودماغ پر اثر انداز ہے جس کی وجہ سے وہ سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ بیٹھے ہیں۔لیکن جب موت کے بعد نشہ اور خمار دور ہو گا تو دنیا ان کی نظروں میں حقیر اور لاشئی نظر آئے گی ، جب دنیا کے اندر کی تمام اشیاء ان کو معمولی نظر آنے لگیں گی تو اب وہ چاہیں گے کہ اس دنیا و مافیھا پر قادر ہو جائیں تو اسے اپنی بدعملیوں کے صلہ میں دیکھ کر اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے چھڑا لیں لیکن اس وقت ان کے ہاتھ میں نہ درہم و دینار اور نہ ہی کسی قسم کی طاقت وقدرت حاصل ہو گی۔اس لیے وہ جتنی آرزوئیں اور تمنائیں کریں گے وہ سب کی سب بیکار ہوں گی اس وقت ان بدبختوں سے نہ بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی اللہ راضی ہو گا اور نہ ہی کسی قسم کی شے ہدیہ دے کر ان کی جان کی خلاصی ہو گی۔

اس لیے طالب حق پر لازم ہے کہ تذکر کر کے تفکر کرے۔تفکر اور تذکر میں فرق یہ ہے۔کہ تذکر تفکر سے اعلیٰ ہے اسلئے کہ تفکر صرف طلب کا نام ہے اور تذکر عین وجود کو کہتے ہیں یعنی تفکر اس وقت کرنا پڑتا ہے جب قلب پر صفات نفسانیہ کے حجابات آ جائیں ان سے مطلوب نہ پانے پر تفکر کر کے

Marfat.com

بصیرت کو بیدار کیا جاتا ہے تاکہ مطلوب کی تلاش کرے اور حجابات اٹھ جائیں۔ اور خلاصہ انسانیہ کی صفات نفس کی گندگیوں سے صاف ہونے اور فطرت اول کی طرف رجوع کرنے کا نام تذکرہ ہے۔ جب سالک اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو اسے بھولے ہوئے معارف توحید کے اسباق یاد آجاتے ہیں جو اول میں اس کے دل پر نقش ہوئے تھے۔ اور اس کو یاد نہ رہے تھے۔

تذکرہ اس ذی ہوش کو نصیب ہوتا ہے جو دنیا کے حجابات سے پاک اور صاف ہو (اس کو حیات روح کہتے ہیں) یاد رکھ اولیاء اللہ اپنے سے ہر مخلوق کو بہتر سمجھتے ہیں کسی قسم کی مخلوق کو حقیر نہیں جانتے کیونکہ وہ مخلوق میں خالق کی کاریگری دیکھتے ہیں جو لوگ نفوس پر انواعِ مصائب اور خواہشات کے خلاف کرنے کی وجہ سے تکالیف شاقہ پر صبر کرتے ہیں **﴿والذین صبروا﴾** انہیں کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں انہیں مخلوق کی خوشی یا ناراضگی کا کوئی ڈر نہیں ہوتا کیونکہ وہ ریا اور شہرت سے بچتے ہیں اور اپنے نفس کو عجب اور زینت سے بچاتے ہیں اس لیے ان کے لیے **﴿ابتغاء وجہ ربھم﴾** آیا ہے۔ عالم دنیا میں ملائکہ کرام کا کلام سننا اور انہیں بلاحجاب ان کی اصلی صورت میں دیکھنا صرف اولیاء کرام کا خاصہ ہے کیونکہ اولیا کے جواہر لطیف ہوتے ہیں۔ اس لیے اولیا کرام کی صحبت میں بیٹھ کر

Marfat.com

فیض حاصل ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ولی کی صحبت سے فیض یاب ہونے پر تجھے بھی اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل کر لے۔ اس سے بڑی سعادت دنیاو آخرت میں نہیں ہے

اب غور سے سن ! کہ ہمارے رہبران طریقت و شریعت سیدنا سید سیف الرحمٰن المعروف پیر ارچی و خراسانی اور جناب سیدنا جعفر حسین صاحب الحسینی ، السیفی و میجر قاسم صاحب سیفی ،ڈاکٹر کرنل ایم سرفراز احمد صاحب سیفی ترنول شریف اسلام آباد یہ حضرات غیب کی کنجیوں سے پوشیدہ خزانوں سے نکال کر نہایت ہی عمدہ عبارت اور لطیف اشارہ میں صفحات شہادت پر ظاہر کر رہے ہیں پھر ان غیب کی کنجیوں سے عقلوں کے بند شدہ قفل کھول کر بتا رہے ہیں۔ تا کہ ابد کا اونٹ وصول کی سوئیوں کے ناکے سے گزر کر جنت ذات میں داخل ہو جو صفات کی نورانی اور ظلماتی حجابات سے محفوظ ہے اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ (انسان کامل)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر 2

فضائل درود وسلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى:

''عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔

فرمایا گیا ہے کہ جس کو حضور ﷺ کی کیفیت معلوم ہوگئی اس کو راحت مل گئی

انتباہ:

ایک آدمی جب حضور ﷺ پر درود پڑھنا چاہتا ہے تو اپنے ذہن میں آپ کا تصور بٹھا لیتا ہے اور جو چیزیں آپ کو مطلوب ہیں، مثلاً وسیلہ، بلند مرتبہ، درجہ اور مقام محمود جس کا ذکر ہر درود صلوٰۃ میں ہے، اور اپنا تصور یوں جما لیتا ہے جیسے مذکورہ باتیں اللہ سے مانگ رہا ہے اور دل میں یہ فرض کر لیتا ہے کہ اللہ اسے قبول فرمائیگا، اس کے کہنے پر وہ سب کچھ اپنے نبی کو دے دے گا۔ اب اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ اس کی ذات سے نبی ﷺ کو بہت بڑا فائدہ ہو رہا ہے۔ بس یہ خوشی سے پھولے نہیں سماتا اور قرآن کریم زیادہ پڑھنے لگتا ہے اور صلوٰۃ وسلام میں اضافہ کر لیتا ہے اور اسے بلند آواز سے پڑھتا ہے اور اس پر خشوع طاری ہو جاتا ہے اور اس پر بہت ہی زیادہ رقت طاری ہو جاتی ہے اور خیال کرتا ہے کہ اب ایسی حالت

Marfat.com

طاری ہے کہ جس سے اوپر کوئی حال نہیں، حالانکہ وہ ایسا سوچ کر بہت بڑی خطا کا ارتکاب کر رہا ہے۔ (از سعادت دارین)

اس لیے وہ اسی صلوٰۃ وسلام سے کسی مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ سب خیالات اس کے اپنے مفروضے ہیں۔ اس کی فکر میں یہی تصور گھوم رہا ہے حالانکہ اس کا خیال باطل ہے، اور باطل سے اللہ تعالیٰ کا کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اس چیز سے تعلق ہوتا ہے جو خود حق ہو۔ اس لیے درود شریف پڑھنے والے کو اس عظیم آفت سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر لوگ اس کو سمجھتے نہیں اور گمان کرتے ہیں کہ یہ شرینی اور حلاوت جو اس کو درود شریف پڑھنے سے اس کو میسر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، حالانکہ یہ صرف شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، تاکہ اس کے سبب سے حلاوت اور شیرینی محسوس کرنے والے لوگوں کو حق سبحانہ تعالیٰ سے ہٹا دے، اور ان کے درمیان زیادہ دوری پیدا کر دے۔ لہٰذا درود وسلام پر آمادہ کرنے والی چیز آپ ﷺ کی محبت اور عظمت ہونی چاہیے نہ کہ کوئی سوچ اور تصور وغیرہ، پھر یہ درود شریف کا شعلہ نور بار ہوگا۔ جو راحت جان ہوگا اور راحت دو جہاں ہوگا۔

اگر یہ جذبہ محرکہ انسان کا اپنا ذاتی بمفاد ہو تو اس صورت میں وہ انسان پردے میں چلا جائے گا۔ اور اس کا اجر وثواب گم ہو جائے گا۔ اگر اس

Marfat.com

صلوٰۃ سلام کا ثواب حضور ﷺ کو پہنچانا ہو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نہ ہوا اور نہ ہی بارگاہ الٰہی میں پہنچا۔ (اللہ ہی توفیق دینے والا ہے) ایک مرید صادق نے اپنے شیخ کامل سے نبی ﷺ کی خدمت میں ثواب ہدیہ کرنے کے متعلق پوچھا تو شیخ کامل نے ان کو جواب دیا کہ تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ نبی ﷺ تمام مخلوق سے بے پرواہ ہیں۔ نہ آپ کو کسی صلوٰۃ وسلام کی ضرورت ہے اور نہ ہی ہدیہ اہل ثواب کی، اور اسکی وجہ تو یہ ہے کہ آپ کو اپنے رب کے سوا کسی کی احتیاج نہیں۔ دوسرے اللہ نے آپ پر بے پایاں فضل فرما دیا ہے کہ جس کی بنا پر آپ ﷺ فضل وکمال کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو چکے ہیں۔ جس مقام تک کسی کی رسائی ممکن نہیں۔ مثلاً **"وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ"** اسی طرح اللہ نے آپ کی بے نیازی (ماسوائے اللہ) بیان فرمائی ہے۔ سب کچھ ہوتے ہوئے آپ کو مزید کچھ چاہیے ہی نہیں۔ یہ عطاء ربانی آپ ﷺ کو اتنی آسانی سے میسر ہو گئی (اس کو معمولی نہ سمجھا جائے) تاہم اس حقیقت و غایت کو ادنیٰ درجے کا معلوم کرنے کے لیے عقلیں قاصر ہیں اعلیٰ ترین درجے کا خود اندازہ کر لیں۔

بے شک رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی ربوبیت کے شایان شان فضل عطا فرمایا ہے اور آپ ﷺ کے درجہ اور مرتبہ پر اتنا فیضان کرتا ہے کہ

Marfat.com

جتنی اس کی بارگاہ اقدس میں آپ کی شان و منزلت ہے اب اس عطاء کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ جو مرتبہ لامحدود سے وارد ہوتا ہے۔ جتنا بڑا آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اتنی ہی اس کی عظمت ہے۔ اب اس انعام الٰہی کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے؟ اور اس کی وسعتیں کیونکر عقلیں پا سکتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **"وکان فضل اللہ علیک عظیما"** اور آپ ﷺ پر بڑا فضل ہے اور آپ ﷺ کا مرتبہ غنا جو ہم انسانوں میں آ سکتا ہے یہ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے لے کر قیامت تک آپ کا طوق رسالت و غلامی گلے میں ڈال کر جو عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کے لیے نیک عمل کرے گا، آپ ﷺ کو اس کا اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کرنے والے کو، جس قدر عمل کرنے والا بڑھتا جائے گا آپ ﷺ کا ثواب بھی بڑھتا جائے گا (کیونکہ سب نیکیوں کا منبع آپ ﷺ کی ذات ہے) اتنا بڑا درجہ پا لینے کے بعد آپ ﷺ کو کسی کے ثواب لینے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ ﷺ کو تو اس سے وہ غنا مل گیا ہے کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں، یہ ہے آپ ﷺ کا کمتر غنا۔ پس کیا خیال ہے تمہارا اس فیض اکبر اور فضل عظیم کے متعلق، جس کا اندازہ اقطاب کی عقلوں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ (چہ جائے کہ دوسرے لوگ اس کو سمجھ سکیں)

Marfat.com

جب یہ بات سمجھ گئے ہو تو اب تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حضور ﷺ کو درود پڑھنے والوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی درود شریف اس لیے لازم ہوا کہ اس سے آپ ﷺ کو کوئی نفع ہو جائے۔ اور آپ ﷺ کو اس کی کوئی حاجت ہی نہیں کہ کوئی شخص نیک اعمال کرے اور آپ ﷺ کو ثواب کا ہدیہ پہنچائے یہ جو نیک اعمال کا ہدیہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں اقدس میں بھیجا جاتا ہے یہ صرف اس کا وہم ہوتا ہے کہ اس سے آپ ﷺ کی عظمت میں کوئی اضافہ ہو گایا آپ ﷺ کو اس سے نفع ہوگا (درحالانکہ آپ اس سے بے نیاز ہیں)

اب سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنے والوں اور سنت نبوی ﷺ پر عمل نہ کرنے والوں میں فرق معلوم کرلیں۔ جب تک سنت نبوی کے مطابق عمامہ مع ٹوپی، شلوار کا ازار ٹخنے سے اوپر، مانگ نکالنا، مونچھیں نیچی کرنا، داڑھی بڑھانا ایک قبضہ تک، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، بغل کے بال لینا، زیر ناف بال صاف کرنا ناخن کاٹنا مسواک کرنا، ختنہ کرنا، دایاں پاؤں پہلے رکھنا یہ بہت ساری باتیں ہیں جو حدیث پاک کی کتب بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ، ابن دوؤد (مشکوٰۃ شریف) میں وضاحت سے مذکور ہیں ان کاموں کو بخوشی سرانجام دینے کا نام ہے آپ ﷺ کا طوقِ رسالت اور غلامی کا گلے میں ڈال کر عمل کرنا اب جو سمجھے۔ اور جو نہ سمجھے اس کی مرضی حکم

سنا دیا گیا جب حضور ﷺ کا مرتبہ غنا معلوم ہو گیا اور آپ ﷺ کو وہ مقام بھی جو رب کے ہاں آپ ﷺ کا ہے تو اب جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم اس لیے دیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حضور ﷺ کا مرتبہء بلند دکھائے جو اس کی بارگاہ اقدس میں ہے۔ اور تمام مخلوق پر آپ ﷺ کی شان اور عظمت شان اور برگزیدی واضح ہو جائے تا کہ ان کو یہ حقیقت جتلا دے کہ وہ کسی عمل کرنے والے کا عمل آپ ﷺ کے وسیلہ کے بغیر قبول نہیں فرماتا، جو شخص اللہ تعالیٰ کا قرب اور توجہ آپ ﷺ کے وسیلہ کے بغیر آپ ﷺ کی جناب سے منہ موڑ کر حکم خداوندی کو پس پشت ڈال کر طلب کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب لعن و پھٹکار اور دوری کا مستحق ہوتا ہے اس کی ساری محنت رائیگاں گئی اور اس کا عمل گھاٹے میں رہا۔

بارگاہ رب العالمین میں صرف حضور ﷺ ہی وسیلہ ہیں اور حضور ﷺ تک پہنچنے میں صلوٰۃ وسلام ہی وسیلہ ہیں اس لیے لازم ہوا کہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ سلام پڑھا جائے، صلوٰۃ سلام پڑھنے کے لیے حضور ﷺ کی سنت میں مکمل شرعی لباس اور بہت غور سے آپ ﷺ کی شریعت پر عمل کیا جائے یعنی لباس غلامی رسول ﷺ۔

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ جو شخص تکبر اور ریا سے اپنی ازار (تہبند یا پائجامہ) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف

Marfat.com

رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا (بخاری، مسلم)

(۲) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا (جسم کا وہ حصہ جس پر ازار کا حصہ پڑا ہو) (بخاری شریف)

(۳) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے، ایک جوتی نہ پہن کر چلے، کپڑے کو اس طرح لپیٹ کر بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اندر آجائیں اس طرح کپڑا لپیٹ کر نہ بیٹھے کہ ستر کھل جائے۔

(۴) حضور ﷺ نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے اور حریر اور دیبہ کو پہننے میں اور اس کے فرش پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

(۵) ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ مومن کے تہبند یا پانجامہ کی صورت یہ ہے کہ وہ آدھی پنڈلیوں تک ہو اور آدھی پنڈلیوں سے نیچے پہننے میں بھی کوئی حرج نہیں یعنی ٹخنوں سے نیچے دوزخ ہے آپ ﷺ نے تین دفعہ ایسے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس فرد کی طرف نہیں دیکھے گا جو تکبر سے ازار لٹکائے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۶) سالمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو درازی

Marfat.com

یعنی زیادہ لمبائی ، ازار قمیض اور عمامہ سب میں ہو، گناہ ہے، جو شخص ان میں سے کسی میں بھی تکبر سے دراز کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(۷) حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ "سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ پاک اور پسندیدہ ہیں اور سفید کپڑوں سے ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو"

(۸) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ جب عمامہ باندھتے تو شملہ دونوں مونڈھوں کے درمیان ڈالتے۔

(۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ کو عمامہ بندھوایا تو اس کا شملہ میرے سامنے اور پیچھے دونوں طرف لٹکایا۔ (یعنی دونوں سروں کا شملہ چھوڑا) (ابوداوٗد)

(۱۰) حضرت رکانہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے کہ مشرکین عمامہ بغیر ٹوپی کے باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی کے اوپر باندھتے ہیں۔

(۱۱) حضور ﷺ نے مونڈھوں پر ریشمی کپڑا ڈالنے سے منع فرمایا (ابوداوٗد، نسائی)

حضرت عبادؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم عمامہ باندھا کرو اس لیے کہ پگڑیاں فرشتوں کی علامت ہیں اور عمامہ کے شملہ کو پشت کی طرف چھوڑو۔

اس طرح بے شمار احادیث مبارکہ موجود ہیں جو لباس اور شناخت سے متعلق ہیں اور جو شخص ان احادیث مبارکہ کو نہیں اپناتا وہ اطاعت اللہ اور اطاعت رسول ﷺ سے اپنا تعلق سوچ لے۔ جب ظاہری طور پر ایک انسان سنت نبوی ﷺ سے بے تعلق ہے تو باطن کا کوئی اعتبار نہیں، تو پھر کیا اس کا وضو اور کیا قرآن پڑھنا، کیا درود و سلام سب بیکار ہیں اور دھوکہ ہے جب تک اتباع رسالت مآب میسر نہ ہو تو کوئی عبادت عبادت نہیں رہتی، کوئی ریاضت ریاضت نہیں۔

آپ مکمل باشرع لباس پہن کر حضور پر نور ﷺ پر درود پڑھنے سے لذت و حلاوت، رقت، محسوس کریں گے۔ دوسرے آپ کو حضور ﷺ کی شان کا پتہ چل جائے گا کہ اللہ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کا کیا رتبہ ہے اور اس سے ہمیں یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ آپ ﷺ کا وسیلہ تمام مقاصد و مطالب کے حصول کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ درود شریف پڑھنے کا کوئی اور مقصد نہیں ہے۔ اب رہا آپ ﷺ کو ہدیہ پہنچانے کا مسئلہ تو اس میں ایک حکمت سمجھ آتی ہے جو بیان ہو چکی ہے۔ یعنی آپ ﷺ کو اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے بلکہ ضرورت ہمیں ہے اللہ تعالیٰ کے اپنے نبی ﷺ پر یہ بھی کرم نوازی ہے کہ آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے اس طرح محبت فرمائی

Marfat.com

کہ اپنے ذکر کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر فرمایا۔ اور خود اللہ تعالیٰ نے اس کی شہادتیں دی ہیں۔ آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، اور آپ ﷺ کو اپنی محبت قرار دیا اسی طرح آپ ﷺ پر درود و سلام کے ثواب کو اپنے ذکر کیساتھ ملا دیا۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **"فاذکرونی اذکرکم الاخر"** جب میرا بندہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر خلوت خاص میں کرتا ہوں۔ اور جب وہ میرا ذکر عام لوگوں میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر مجلس میں کرتا ہوں۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ یوں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے حق میں فرمایا، اس طرح بندے کا آپ ﷺ پر درود پڑھنا قبول فرمایا۔ اور قبولیت بھی کیسی کہ جو آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ نازل فرماتا ہے۔ یوں جب آپ ﷺ پر کوئی دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے، اس کے جنت میں دس درجے بلند ہوتے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ اکتفا نہیں فرماتا، بلکہ اس کے ساتھ دس درجے بلندی، دس گناہوں کی معافی اور دس نیکیوں کا نامہ اعمال میں لکھا جانا بھی ملا دیا ہے۔ اور دس غلام بھی آزاد کیے۔

Marfat.com

پس اس عبادت کے شرف پر غور کیجئے اور اس کی دوسری نیکی پر دونادوں امتیازی بزرگی ملاحظہ فرمائیں۔شائد یہی چیز آپ کو کثرت درودوسلام پرآمادہ کرے یعنی آپ کو حرص پیدا ہو کہ اپنے لیے زیادہ سے زیادہ توشہ آخرت جمع کرلوں، یہی چیز آپ کو کثرت سے صلوٰۃ سلام پڑھنے پر آمادہ کردے۔اور آپ دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کر کے کامیاب وکامران ہو جائیں۔ان سب سے اول پیروی نبی ﷺ مشروط ہے۔اگر صلوٰۃ وسلام پڑھنے والا پیروی نبی ﷺ نہیں کرتا تو وہ اس شمار میں نہیں آتا جو اوپر لکھا جا چکا ہے۔

ایک صاحب نے خواب میں نور الدین علی شوئی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کریم ﷺ نے ان کو ایسی ایسی بشارتیں دیں جن میں ساری خوشیاں سمٹ آئیں تھیں۔یہ سب شائد اسی وجہ سے ہوا کہ وہ جمعہ اور پیر کی رات کو جامعہ الازہر شریف میں اسی شغل درودوسلام میں مشغول رہا کرتے تھے، اس سے انہوں نے اجر وثواب کا عظیم الشان حصہ پا کر کامیابی حاصل کی پس ان پر ان کے وظائف نے اتنا ہجوم کیا کہ وہ ان سے سیراب ہوگئے۔اور ان سے جامعہ کے چراغ روشن ہوئے۔اور ہر ایک صلوٰۃ وسلام پڑھنے والا اور ہر ایک نمازی درودوسلام پڑھنے والا کامیاب و کامران رہا۔بس شرط اول ہے اتباع رسالت مآب ﷺ جیسے کہ پہلے بیان

Marfat.com

ہو چکا ہے۔

اگر آپ رسالت مآب ﷺ کی اتباع میں سب سنتیں جو ظاہری ہیں ظاہری اور باطنی، خوشی سے عمل کرتے ہوئے آسودہ حال ہو کر درود و سلام پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ اصل حقیقت کیا ہے اور جو حقیقت ہے وہ بغیر سنت نبوی ﷺ پر عمل کیے میسر نہیں ہوتی۔ پھر اگر آپ ان کے نفیس سانس اور خوشبودار جھونکے سونگھ کر اور گوش و ہوش سے درود شریف کے نغمے سنیں تو آپ کے قلب پر انوار کی بارش ہوگی، اور پوشیدہ اسرار آپ پر وارد ہو جائیں گے۔ امید ہے کہ خیرۃ القدس میں محبت کی سربلند شراب (مہر شدہ شراب محبت) صاف پیمانوں میں ڈال کر آپکو پلائی جائے گی اور آپ کو پورا ناپ ملے گا اور مرض جفاء سے آپ شفایاب ہو جائیں گے۔ میرے خیال میں اجتماعِ درود و سلام سے بڑھ کر اور کوئی اجتماع نہیں ہو سکتا، وہ شخص قابل صد مبارک باد ہے جس نے اس سلسلے میں محنت کی اور سخت مشقت کی، محبت و انس کے ساتھ حضور ﷺ کی پیروی کی، اور درودِ کریم کا کامل شغل حاصل کرتا رہا، وہ اس امید پر کہ وہ صلوٰۃ سلام پر قائم رہ کر ان لوگوں میں ہو جائے جن پر رحمۃ اللعالمین کا سایہ رحمت ہے۔ عمل کر کے دیکھو تو سہی، درود شریف کے انوار گھاٹیوں سے چمکتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اور شب زندہ داروں کی

Marfat.com

قسمت کے ستارے حضورﷺ پر درود شریف پڑھنے کی وجہ سے اور آپ کی توجہ تام سے طلوع ہو جائیں گے اور صبح کامرانی مشرق صلواۃ سے ظاہر ہو چکی ہوگی اور ان کے اذکار حسنہ کی خوشبو بھڑک اُٹھے گی۔ اور سخاوت کے منادی صول کے منبروں پر بول چکے ہوں گے۔

ساری قوم صبح کے وقت حمد بیان کرتی ہوئی نظر آئیگی اور ان کی محبت کا خطیب شوق کے منبروں پر محبت کے بول بول چکا ہے اور وہ زبانِ حال سے اپنے آپ کو مبارکبادیاں دے رہا ہے۔ کہ تیرے اندر صلوٰۃ سلام پڑھنے کی وجہ سے حضورﷺ کی پوری طرح پیروی کرنے کی وجہ سے بلندیوں کے انوار چمک اٹھے ہیں۔ جن لوگوں نے اس میدان میں پہلے قدم رکھا ان میں چرچے ہیں کہ تم بھی درود و محبتﷺ کے خدمت گزاروں میں شامل ہو جاؤ۔ صاحب جواہر المعانی اپنے شیخ ابوالعباس التیجانیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ الشیخ نے فرمایا کہ فائدہ کثرت ملائکہ کے اختیار میں ہے کیونکہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا لشکر ہے، فرمایا حدیث پاک میں حضورﷺ سے مروی ہے کہ ”آسمان چرچرایا، اس کو چرچرانے کا حق ہے“ کیونکہ قدم بھر بھی کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ قیام، رکوع اور سجود میں نہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انسان جنات کا دسواں حصہ ہیں، جن وانس

Marfat.com

خشکی کے جانوروں کا دسواں حصہ ہیں یہ سب مل کر پرندوں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب مل کر بحری جانوروں کا دسواں حصہ ہیں، اور یہ سب مل کر زمین پر مقرر فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب مل کر آسمان اول کے ملائکہ کا دسواں حصہ ہیں پھر یہ مجموعہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور اسی طرح ساتوں آسمانوں تک یہ نظام چلتا ہے، پہلے والے سب مل کر ساتویں آسمان کے ملائکہ کا دسواں حصہ ہیں، پھر یہ سب مل کر کرسی والے ملائکہ کے سامنے ایک معمولی سی جماعت بنتی ہے۔

پھر یہ سب کے سب ایک سراپردہ عرش کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں، اور یہ حجابات عرش کی تعداد چھ لاکھ ہے، ایک سا پردے کا طول وعرض و وسعت اتنی عظیم ہے کہ زمین و آسمان جو کچھ اس میں ہے ایک معمولی سی حیثیت رکھتے ہیں ان پر ایک قدم کے برابر بھی جگہ نہیں جہاں پر کوئی فرشتہ قیام، رکوع اور سجود عرش الٰہی کے اردگرد پرے جمائے ہوئے مصروف عبادت ہیں۔ ایسے ہیں جیسے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ، ان کا شمار اللہ ہی جانتا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عرش کے گرداگرد ستر ہزار فرشتوں کی صفیں مصروف طواف ہیں، جو تکبیر و تحلیل کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے مزید ستر ہزار صفیں ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے با آواز بلند تکبیر اور

Marfat.com

تحلیل میں مصروف ہیں ۔اب ان کے پیچھے ایک لاکھ صفیں دائیں ہاتھ ، بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے ہیں اوران میں سے ہرایک دوسرے سے مختلف تسبیح پڑھتا ہے ، پھر یہ تمام فرشتے ملائکہ لوح کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہیں۔ملائکہ لوح میں ہرایک حضرت اسرائیل جیسا ہے،اور کہا گیا ہے عرش کے دو پایوں کے درمیان تیز رفتار پرندے کی اسی ہزار سال کی اڑنے کی مسافت ہے۔اور عرش کی وسعت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کے تین سو چھیاسٹھ پائے ہیں۔اور ہر پائے کی مقدار دنیا سے ساٹھ ہزار گنا بڑھ کر ہے ،اور دو پایوں کے درمیان ساٹھ ہزار صحرا ہیں اور ہر صحرا میں ساٹھ ہزار عالم ہیں۔

(اب رحمۃ اللعالمین ﷺ کی رحمت کا اندازہ لگالیں) عرش سے اوپر ستر ہزار حجاب ہیں ،اور ہر حجاب ستر ہزار سال کا ہے،اور دو حجاب کے درمیان ستر ہزار سال کی مسافت ہے، یہ تمام کے تمام ملائکہ سے پرُ ہیں۔ اس طرح ستر پردوں کے اوپر عالم بالا ہے پس یہ تمام فرشتے اس آدمی پر دس مرتبہ مرتبہ درود شریف بھیجتے ہیں، جو ایک بار حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہے،اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا ،خواہ کوئی کم درود بھیجے یا زیادہ۔جس طرح گنبد میں کھڑے ہو کر آوازیں دیں وہی آواز گنبد آپ کو ایک نہایت خوبصورت اور

Marfat.com

پیاری گونج میں واپس کرے گا۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ جس طرح آپ کی آواز کو وصول کر کے ہر چھ جہت سے آپ کو جواب دیتا ہے۔ اس طرح یہ سب ملائکہ کائنات آپ کو درود شریف کا جواب صلوٰاۃ وسلام میں لوٹا دیتے ہیں، جس کو سننے کے لیے یا سمجھنے کے لیے آپ کو سمع باطنی کا ادراک چاہیے، تاکہ ان آوازوں کو سن کر سمجھ سکیں۔ کہ ملائکہ زبان میں جوابی طور پر آپ سے مخاطب ہیں، جس انسان کے اندر کی سماعت کھل جائے یعنی انسان کو اس کے اندر کا ادراک ہو جائے، اور وہ انسان ان آوازوں میں اپنی اندرونی مدرک آواز شامل کر کے ذکر کرنے لگتا ہے، یہ ایک لاثانی انسان ہوتا ہے۔ اور اسی میں یہ انسان کئی منازل طے کرتا ہے، (پس یہ بات نصیب کی ہے)۔

حضرت صاحب جواہر المعانی نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے شیخ التیجانی سے یہ آیت کریمہ **"یا ایھا الذین آمنو اتقو اللہ وبتغو الیہ الوسیلہ"** کا مطلب پوچھا، تو آپ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے سخت عذاب سے ڈرو اور اس کی طرف کوئی وسیلہ پکڑو۔ اور وہ وسیلہ نیک اعمال ہیں جن میں اللہ کی رضا ہوتی ہے۔ اس آیت کریمہ کا اشارہ اس طرف ہے کہ اللہ کا کوئی ایسا وسیلہ تلاش کرو کہ تم اللہ کے غیر سے الگ ہو جاؤ تا کہ اللہ تک رسائی حاصل کر سکو۔ اور نبی ﷺ سے بڑھ کر کوئی وسیلہ

Marfat.com

نہیں ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا درود شریف سے بڑھ کر کوئی وسیلہ یا ذریعہ نہیں درود شریف پڑھنے کے آداب ہیں جو اس سے پہلے لکھے جا چکے ہیں، جو حدیث مقدسہ کے باب میں مذکور ہوئے، بلا آداب کوئی بھی عمل ٹھیک نہیں، اعمال کو ٹھیک کرنے اور ٹھیک رکھنے کے لیے آداب اشد ضروری ہیں۔ سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام اوقات درود بھیجنا بہت اہم ہے، اس شخص کے لیے جس کو آسمانوں اور زمینوں کا قرب چاہیے۔

بے شک وہ شخص اسرار فتوحات حاصل کرے گا اور اس کے باطنی کدورتیں دھل جائیں گی، اور اس کو تاکید کرنی چاہیے، ابتدائی طالبوں کو، ارادت مندوں کو اور منتہیوں کو۔ کیونکہ اس کی احتیاج میں طالب، مرید، سالک، منتہی، صاحب قرب سب برابر ہیں۔ درود شریف طالب کی تربیت کرتا ہے، عارف کو فنا کے بعد بقا بخشتا ہے، طالب کی راہ سلوک میں مدد کرتا ہے، مرید کے شکوک کو رفع کرتا اور عارف کو کہتا ہے کہ یہ تو اور تیرا رب۔ یہ درود شریف طالب کی قوت میں اضافہ کرتا ہے، مرید کو با کرامت کرتا ہے اور مقام ہیبت میں عارف کو سہارا دیتا ہے۔ طالب کو اٹھاتا ہے، مرید کو کامل کرتا ہے، عارف کو رنگین کرتا ہے، طالب کے دل میں اعمال صالحہ کی محبت ڈالتا ہے، مرید کو احوال عطا کرتا ہے اور عارف کو مردان راہ کے مقامات پر

Marfat.com

ثابت قدم رکھتا ہے، طالب اس سے روشنی لیتا ہے، مرید اس کی عبارت پر مگن رہتا ہے، عارف کا کام اشاروں میں کر دیتا ہے۔ طالب کا یقین قوی ہوتا ہے مرید کا ایمان بڑھتا ہے، عارف کے مشاہدے میں ترقی ہوتی ہے، طالب کو ثابت قدم رکھتا ہے، مرید کو خوبصورت بناتا ہے، عارف کی مدد کرتا ہے، طالب کی راہیں کھولتا ہے، مرید پر فیضان نور کرتا ہے۔ عارف کو بوقت ملاقات مدد کرتا ہے، طالب کے مراتب بڑھاتا ہے مرید کے اسرار کھلتے ہیں، عارف کے اس سے دن اور رات مساوی ہو جاتے ہیں، طالب سے اعمال صحیحہ محبت کرنے لگتے ہیں، مرید کے اعمال درست ہوتے ہیں اور عارف کو بوقت وصال مدد کرتا ہے۔ اس سے طالب کا شوق بڑھتا ہے، مرید اس سے نرم خو ہوتا ہے، عارف اس کے سبب تحقیق کرتا ہے، طالب اس سے شرف حاصل کرتا ہے، عارف اس کے ذریعے چٹائی پر بیٹھ کر ادب حاصل کرتا ہے، طالب اس کے ذریعے انوار حاصل کرتا ہے۔

آخر کار طالبوں، سالکوں، مریدوں، عارفوں، قرب والوں کو لازمی طور پر یہ مجبور کرتا ہے کہ اس کے لیے غیر اللہ کے ساتھ کوئی قرار نہیں ہوتا ہے، طالب کو نیند کی حالت میں شوق عطا کرتا ہے، اور مرید کو کرامات عطا کرتا ہے، اور عارف کے مقامات میں انقلاب لاتا ہے، طالب کی ثبوت میں تاکید کرتا ہے مرید کو

Marfat.com

ملکوت غائب پر مطلع کرتا ہے اور عارف کو جبروت کے غائب پر مطلع کرتا ہے، طالب کو شوق کا دیدار عطا کرتا ہے، مرید کو ملاقات کی دعوت دیتا ہے عارف کو مزید پختگی عطا کرتا ہے۔ یہ ہے نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کی فضیلت اور ترغیب جو آسان پیرائے میں سمجھا دی گئی ہے سمجھ رکھنے والوں کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

(سعادت دارین)

منجانب الشیخ محمد رزاق زرین، القریشی، حنفی، سیفی، حسینی میر گالہ منگرال، سر صوبہ شاہ، راولپنڈی

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام وایمان

(ا)۔سلوک ومراتب امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔اسلام ،۲۔ایمان ،۳۔اصلاح ،۴۔احسان ،۵۔شہادت ،۶۔صدیقت، ۷۔قربت

(۲)۔اصول پنجگانہ:

ا۔کلمہ شہادت ،۲۔نماز ،۳۔روزہ ،۴۔زکوٰۃ ،۵۔حج

(۳) رکن ایمان:

ا۔ایمان مجمل ،۲۔ایمان مفصل ۔ان ارکان کی بجا آوری جن پر ایمان کے پانچ اصول ہیں۔

اصلاح تین رکنوں پر مبنی ہے:ا۔اسلام ،۲۔ایمان ،۳۔اصلاح ،۴۔چوتھا رکن سات مقامات پر مبنی ہے :ا۔توبہ ،۲۔انابت ،۳۔زہد ،۴۔توکل ، ۵۔رضا۔۶۔تفویض،۷۔جمیع احوال میں اخلاص۔

شہادت کے ارکان پانچ ہیں :ا۔اسلام ،۲۔ایمان ۳۔صلاح ،۴۔احسان ، ۵۔ارادت ۔انکی تین شرطیں ہیں۔

Marfat.com

۱۔بغیر کسی علت کے محبت ،۲۔بغیر کسی فتور کے ذکر دوام ،۳۔بغیر کسی رخصت کے نفس کی مخالفت ۔صدیقت کے چھ رکن ہیں ۔۱۔اسلام ،۲۔ایمان ، ۳۔صلاح ، ۴۔احسان ،۵۔شہادت ،۶۔معرفت ۔ اس کے لیے تین حضرت ہیں ۔۱۔علم الیقین ،۲۔عین الیقین ،۳۔حق الیقین ۔اس کی سات شرطیں ہیں۔

۱۔فنا ،۲۔ بقا ،۳۔ تجلی اسماء (محبت) ذات کی معرفت ،۴۔تجلی صفات کے ذات کی معرفت ،۶۔ ذات خاص کی طرح ،۶۔ذات سے اسماء صفات کی معرفت ، ۷۔اسمائے صفات سے متصف ہونا ،قربت سات ارکان پر مشتمل ہے : ۱۔اسلام ،۲۔ایمان ،۳۔صلاح ،۴۔احسان ، ۵۔شہادت ،۶۔صدیقت ، ۷۔ ولائت صغراء ۔ولائت کبریٰ کے چار مشہد ہیں :۱۔مشہد خلوت ،۲۔ مشہد حب ،۳۔ مشہد اختام ،۴۔عبودیت ،مندرجہ بالا ارکان کو سلوک میں جاننا بہت ضروری ہے ۔(از انسان کامل)

عمل ۔ پہلا ذکر دوام جس ذکر میں (ہمیشہ شغل میں) دوام ہو ۔ سالک طالب کے قلب پر مرشد کریم دائیں ہاتھ کی شہادت انگلی رکھ کر مرید کو کہتا ہے کہ کہو اللہ اللہ اللہ اس کے بعد منہ بند کر کے قلب سے کہو اللہ اللہ اللہ اسی طرح روحی ؛ سری ؛ خفی ؛ اخفیٰ ؛یعنی پانچوں لطائف امری کی بالا ترتیب

Marfat.com

تربیت کی جاتی ہے جیسے تخیل میں اسم ذات کا ذکر کریمہ وقت شغل دوام نہ ہو یعنی سب چیزیں مل کر ذکر نہ کریں، تو ذکر بے کار ہے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

اسلام۔ دل میں تصدیق زبان سے اقرار پھر ہر عضو سے تصدیق اور اقرار عمل میں ظاہر ہوں اسلام نام باعتبار اعمال ظاہرہ کے ہے۔

ایمان۔ ایمان نام باعتبار باطن کے ہے۔ بس دونوں کا نام دین اسلام ہے۔ شہودِ ذات وصفات میں فرق ا۔ جب باطن (سر) یہ دیکھے کہ اپنے غیر سے قائم ہے (یعنی ظاہری حواس کے علاوہ ایک ہستی سے جس سے یہ ظاہر قائم ہے) یعنی اسم ذات اللہ جس میں قیام پذیر ہے (اپنے غلاف کے پردے میں ہے) اور اپنے معنی میں چھپا ہوا ہے (یعنی مٹی میں نور موجود ہے) اس کے وجود کے ساتھ جو اس کے سوا ظاہر ہوتا ہے سو وہ شہود صفات ہے۔ کیونکہ اس کا قیام اس کے موصوف کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی (صفت کا قیامِ موصوف کے ساتھ ہوتا ہے) ظہور سے یہ ضروری ہے کہ اس کی اطراف سے کوئی طرف چھپ جائے۔ کیونکہ اسے وصف کے ہوتے ہوئے وجود غیر کے وجود کی طرف جاذب ہے شہودِ ذات مفقود ہے (ناپید ہے) اور اس کے غلاف کے پردہ میں ہے کیونکہ جو شخص جمال کو دیکھتا ہے۔ وہ شخص ظہورِ جلال کے لیے قوی نہیں ہوتا ہے اور جو شخص کمال رونق کا خوگر

Marfat.com

ہوتا ہے۔ وہ اس کی عظمت کبریٰ کی وجہ سے ثابت نہیں رہتا (جیسے مجذوب) اور وصف درحقیقت ظہور غیر کے وقت سے محجوب نہیں ہوتا بلکہ شاہد کے شہود سے محجوب ہوتا ہے اس لیے کہ وصف ظاہری شہود وصف باطنی پر غالب ہوتا ہے۔ اور اسکے معنی میں چھپ جاتا ہے۔ کیونکہ ہر وصف یہ کا معنی ہے کہ اپنے موصوف کے ساتھ قائم ہو۔

شہود ذات۔ جب سر (باطن) موجود قیم بذات کو وجودِ مطلق کے ساتھ کرے تو یہ شہود ذات ہے۔ یعنی باطن میں باطن کے باطن کو سمجھ لیا جائے۔ تو ادراک کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ ذات ہمارے ساتھ کس طرح وابستہ ہے۔ ان دو نقاط شہود ذات اور شہود صفات کو سمجھنے کے لیے مشائخ طریقت نے سالکین کو آسانی کے ساتھ سمجھانے کے لیے طریقے اخذ فرمائے ہیں، جو نہایت ہی آسان ہیں۔ ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لیے سلاسل میں بھی سلسلہ نقشبندیہ، سلسلہ چشتیہ، سلسلہ قادریہ، سلسلہ سہروردیہ میں سب طریقے لکھے جائیں گے۔ ان سب سلاسل کا منبع اتباع رسالت مآب حضرت محمد ﷺ میں ہے۔ حضور ﷺ کی اتباع کے بغیر کچھ میسر نہیں ہوتا، جیسا کے اس کے پہلے مراتب امت محمد میں لکھا جا چکا ہے۔ (بہجۃ الاسرار)

Marfat.com

۱۔ سلسلہ نقشبندیہ

سنن، فرائض، واجبات مکمل ادا کرنے کے بعد شیخ طریقت نقشبند مندرجہ ذیل اسباق دیتے ہیں۔

۱۔ ذکر خفی اسم ذات۔ اسطرح سے شروع کراتے ہیں جب ناک سے سانس اندر کھینچے تو اللہ اور جب سانس ناک سے باہر نکالے تو ہو کا ذکر کرے۔ یعنی صرف سانس میں اللہ ھو کو پکائے۔ یہ ذکر اس قدر کی اجائے کہ آدمی اس میں مشغول ہو کر اپنے آپ کو بھول جائے بلکہ لذت ذکر میں بے خود ہو جائے اگر ذکر میں غیر خدا کا خیال آئے مرید دیدار مرشد کو خیال کر کے اس غیر خیال کو روکے اور ذکر میں مشغول ہو جائے تا کہ خطرات وسوسہ شیطانی جو انسان ہونے کے ناطے ہو جاتے ہیں دفع ہو جائیں قلب کی صفائی اور تصفہ نفس ہو جائے تا کہ ذکر کا اثر ذاکر کے تمام اعضاء اور رگوں میں ظاہر ہو جائے اور کشف عینی کا بھی مظاہر بن جائے اور سب چیزوں کی حقیقت اس پر ظاہر ہو جائے ارواح سے ملاقات ذکر حقیقی وشہود حق حاصل ہو جائے۔ جب ذاکر کو ایسا کمال حاصل ہو جائے۔ اسکی قلبی حرکت اس کے قلب کی زبان سے اللہ اللہ کہے تو وہ ذکر کی قلبی حرکت تمام جسم میں پھیل جائے۔ اسکی ابتداء ایسے ہوتی ہے کہ پہلے جسم کا کوئی حصہ جو قلب کے نزدیک

Marfat.com

متعلق ہوتا ہے حرکت کرنے لگ جاتا ہے اور وہ حصہ آہستہ آہستہ اللہ اللہ کرنے لگ جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ ہاتھ پاؤں جسم کی ہر شے میں حرکت ہونے لگتی ہے اس کے بعد ذکر کا نور اندر سے نکل کر باہر پھیل جاتا ہے۔ پھر سارے جسم کو گھیر لیتا ہے۔ اور اس ذکر کی وجہ سے نامعلوم اشیاء کے معنی اور طریقے معلوم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ذاکر کبھی حیران و پریشان ہو جاتا ہے اور کبھی خوش ہو جاتا ہے۔

پس ذاکر کو چاہیے کہ اسوقت کسی طرف دھیان نہ کرے بلکہ ذکر میں مشغول رہے اگر ذاکر ذکر و فکر میں مشغول رہا تو انشاءاللہ اس کا سارا جسم ذکر میں مشغول ہو جائے گا۔ اور جسم کے تمام اعضاء قلب کے ساتھ مل کر ذکر کرنے لگیں گے اس میں ذاکر تمام جسم کا ذکر سنتا ہے یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ کئی ذاکر ایسے بھی ہوتے ہیں جو خود ذکر نہیں سنتے لیکن ذاکر ہوتے ہیں خاص کر جو ذاکر سالک ہو کر وہ آواز سنتا ہے (ذکر کی آواز) اس ذکر سلطان الاذکار کہتے ہیں (نصیب کی بات ہے) اس لیے فرمایا گیا ہے کہ جس نے اپنے آپ کو اللہ کے ذکر کے ساتھ وابستہ کر لیا وہ فتنہ وفساد اور وسواس شیطانی سے نجات پائے گا اور جس میں اللہ کو یاد رکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ قلب جو کچھ حاصل کرتا ہے اس کی برکتیں جسم پر ظاہر ہوتی

ہیں اور روح جو کچھ حاصل کرتا ہے اس کی برکتیں قلب پر ظاہر ہوتی ہیں ابتداء میں ذکر یعنی یاد الٰہی کی تمیز ہوتی ہے اور انتہا میں یہ بھی ختم ہو جاتی ہے اور ذکر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے علم و ذکر میں کلمہ طیبہ لا الہ اللہ کو شامل کریں اور اس کلمے کی مدد سے نیک و بد خیالات کو اپنے سے دور پھینک دے چونکہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے پاک ہے ذاکر سے سو مدارج موت سے بھی زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ موت بھی ان مدارج ذکر و معرفت سے علیحٰدہ نہیں کر سکتی اسلئے ضروری ہے کہ ذکر الٰہی کے لیے ہر شے کی یاد کو قلب سے خارج کر دے اور رضائے الٰہی کا طالب ہو کر خواہشات نفس کو ترک کر دے

(از تذکرہ غوثیہ)

☆......☆......☆

Marfat.com

شجرہ سلسلہ عالیہ طریقہ نقشبندیہ معصومیہ، شمسیہ، مولویہ ،ہاشمیہ، سیفیہ، حسینیہ

(1) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(2) حضرت ابو بکر صدیقؓ

(3) حضرت ابو عبد اللہ سلیمان فارسیؓ

(4) حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(5) حضرت حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(6) حضرت ابو یزید طیفور بن عیسیٰ عرف بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ،

(7) حضرت ابو الحسن علی بن جعفر خرقانی قدس اللہ سرہ،

(8) حضرت ابو علی فضل بن محمد الطّوسی عرف ابو علی فارمدی قدس اللہ سرہ

(9) حضرت ابو یعقوب خواجہ یوسف الھمد انی النعمانی قدس اللہ سرہ

(10) حضرت خواجہ عبد الخالق غجد وانی المالکی نسباً والحنفی مذہباً قدس اللہ سرہ

(11) حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرہ

(12) حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی قدس اللہ سرہ

(13) حضرت خواجہ علی انساج رامیتی عرف حضرت عزیزاں قدس اللہ سرہ

(14) حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرہ

(15) حضرت خواجہ سید امیر کلال قدس اللہ سرہ

(16) حضرت خواجہ بہا الدین محمد بن محمد البخاری عرف شاہِ نقشبند قدس اللہ سرہ

(17) حضرت خواجہ علاؤ الدین محمد بن محمد البخاری عرف خواجہ عطار قدس اللہ سرہ

Marfat.com

(18) حضرت مولانا یعقوب چرخی لوگری قدس اللہ سرہ

(19) حضرت ناصرالدین عبیداللہ بن محمود الشمر قندی عرف خواجہ احرار قدس اللہ سرہ

(20) حضرت مولانا محمد زاہد وخشی حصاری قدس اللہ سرہ

(21) حضرت خواجہ درویش محمد الخوارزمی قدس اللہ سرہ

(22) حضرت خواجہ محمد مقتدی المکنگی البخاری قدس اللہ سرہ

(23) حضرت مؤیدالدین بے رنگ محمد باقی باللہ الکابلی قدس اللہ سرہ

(24) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی السرہندی قدس اللہ سرہ

(25) حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم اول قدس اللہ سرہ

(26) حضرت خواجہ محمد صبغتہا اللہ قدس اللہ سرہ

(27) حضرت خواجہ محمد اسماعیل عرف امام العارفین قدس اللہ سرہ

(28) حضرت حاجی غلام محمد معصوم عرف خواجہ معصوم ثانی قدس اللہ سرہ

(29) حضرت شاہ غلام محمد قدوۃ الاولیاء قدس اللہ سرہ

(30) حضرت حاجی محمد صفی اللہ قدس اللہ سرہ

(31) حضرت شاہ محمد ضیاالحق عرف حضرت شہید قدس اللہ سرہ

(32) حضرت حاجی شاہ ضیا عرف میاں جی صاحب قدس اللہ سرہ

(33) حضرت شاہ شمس الحق عرف حضرت صاحب کوہستانی قدس اللہ سرہ

(34) حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ

(35) حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہ

(36) حضرت اخوند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی المعرف مبارک صاحب اطال اللہ حیاۃ

Marfat.com

(37) حضرت سیدنا مرشدنا سید جعفر حسین الحسینی، حنفی، سیفی، المعروف باچا صاحب اطال اللہ حیاۃ اٹک

(38) الشیخ محمد رزاق زرین میر گالوی، القریشی، الحنفی، السیفی، الحسینی، اطال اللہ حیاۃ

☆......☆......☆

Marfat.com

شجرہ طریقہ انیقہ حضرات چشتیہ قدس اللہ اسرا ھم العلیقہ

(1) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(2) حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ

(3) حضرت ابوسعید حسن بصریؒ

(4) حضرت عبدالواحد بن زید قدس اللہ سرہ

(5) حضرت ابوالفیض فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہ

(6) حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھم الفاروقی البلخی قدس اللہ سرہ

(7) حضرت سیدالدین خواجہ حذیفہ مرعشی قدس اللہ سرہ

(8) حضرت امین الدین شیخ ھبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ

(9) حضرت کریم الدین منعم شیخ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ

(10) حضرت شریف الدین ابواسحاق شامی قدس اللہ سرہ

(11) حضرت قدوۃ الدین ابواحمد ابدال الچشتی، الحسنی قدس اللہ سرہ

(12) حضرت خواجہ ابومحمد چشتی قدس اللہ سرہ

(13) حضرت ناصرالدین خواجہ ابویاسف الچشتی، الحسینی قدس اللہ سرہ

(14) حضرت خواجہ قطب الدین مودود الچشتی، الحسینی

(15) حضرت شیرالدین حاجی شریف زندانی قدس اللہ سرہ

(16) حضرت ابومنصور خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ

(17) حضرت خواجہ معین الدین الحسنی، الحسینی، السنجری، الاجمیری، قدس اللہ سرہ

(18) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی الوشی، الحسینی قدس اللہ سرہ

Marfat.com

(19) حضرت خواجہ فرید الدین مسعود الفاروقی ،الغزنوی عرف گنج شکر قدس اللہ سرہ

(20) حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری الحسینی قدس اللہ سرہ

(21) حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ سرہ

(22) حضرت جلال الدین خواجہ محمود عثمانی پانی پتی قدس اللہ سرہ

(23) حضرت شیخ احمد عبدالحق ابدال قدس اللہ سرہ

(24) حضرت شیخ محمد عارف عرف مخدوم عارف قدس اللہ سرہ ،ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہ

(25) ضرت شیخ عبدالقدوس النعمانی الغیتر توی قدس اللہ سرہ

(26) حضرت شیخ رکن الدین الگنگوہی قدس اللہ سرہ

(27) حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی ،الکابلی قدس اللہ سرہ

(28) حضرت امام ربانی مجد الف ثانی شیخ احمد فاروقی ،سرہندی قدس اللہ سرہ

(29) حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہ

(30) حضرت عبداللہ الحسینی عرف حاجی بہادر صاحب قدس اللہ سرہ

(30) حضرت مولانا شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہ

(32) حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہ سرہ

(32) حضرت شاہ حسینی السدھوی قدس اللہ سرہ

(34) حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہ

(33) حضرت مولانا حافظ محمد ھشت نگری قدس اللہ سرہ

(36) حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہ

(35) حضرت مولانا عبدالغفور عرف حضرت سوات صاحب قدس اللہ سرہ

(38) حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ہڈی صاحب قدس اللہ سرہ

(39) حضرت شیخ حمید اللہ عرف شیخ الاسلام تگاب قدس اللہ سرہ

(40) حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی قدس اللہ سرہ

(41) حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی قدس اللہ سرہ

(42) حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن المعروف مبارک صاحب اطال اللہ حیاۃ

(43) حضرت سیدنا مرشدنا السید جعفر حسین حسینی ، حنفی ، سیفی ، المعروف باچا صاحب اطال اللہ حیاۃ اٹک

(44) حضرت الشیخ محمد رزاق زرین ، میر گالوی ، القریشی ، الحنفی ، السیفی ، الحسینی اطال اللہ حیاۃ

☆......☆......☆

Marfat.com

شجرہ نسب سلسلہ عالیہ قادریہ قدس اللہ اسراھم الصافیہ

(1) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(2) حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(3) حضرت ابو سعید حسن بصریؒ

(4) حضرت ابو محمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ

(5) حضرت ابو سلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہ

(6) حضرت ابو محفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہ

(7) حضرت ابو حسن عبد اللہ سری سقطی قدس اللہ سرہ -

(8) حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ

(9) حضرت ابو بکر شبلی المالکی قدس اللہ سرہ

(10) حضرت شیخ عبد العزیز بن حارث الاسدی التمیمی قدس اللہ سرہ

(11) حضرت شیخ عبد الواحد عبد العزیز المتقدم قدس اللہ سرہ

(12) حضرت شیخ ابو الفرخ طرطوسی قدس اللہ سرہ

(13) حضرت ابو الحسن ھنکاری قدس اللہ سرہ

(14) حضرت ابو سعید مبارک قدس اللہ سرہ

(15) حضرت ابو محمد عبد القادر جیلانی الحسینی والحسنی قدس اللہ سرہ

(16) حضرت شاہ دولت دریائی قدس اللہ سرہ

(17) حضرت شاہ منور قدس اللہ سرہ

(18) حضرت شاہ عالم الدھلوی قدس اللہ سرہ

Marfat.com

(19) حضرت شیخ احمد ملتانی قدس اللہ سرہ

(20) حضرت شیخ حنید پشاوری قدس اللہ سرہ

(21) حضرت مولانا محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہ

(22) حضرت مولانا حافظ محمد ھشت نگری قدس اللہ سرہ

(23) حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہ

(24) حضرت مولانا عبد الغفور عرف حضرت سوات قدس اللہ سرہ

(25) حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ھڈی صاحب قدس اللہ سرہ

(26) حضرت شیخ الاسلام تگاب حضرت شیخ حمید اللہ صاحب قدس اللہ سرہ

(27) حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ

(28) حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہ

(29) اخوند زادہ حضرت سیف الرحمٰن ارچی خراسانی المعروف مبارک صاحب اطال اللہ حیاۃ

(30) سیدنا مرشدنا السید حضرت جعفر حسین حسینی، حنفی، سیفی، المعروف باچا صاحب اطال اللہ حیاۃ اٹک

(31) الشیخ محمد رزاق زرین، میرگالوی، القریشی، حنفی، سیفی، حسینی، اطال اللہ حیاۃ

☆......☆......☆

Marfat.com

سلسلہ طریقہ عمیقہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ اسرا ھم

(1) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(2) حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

(3) حضرت ابوسعید حسن بصریؒ

(4) حضرت ابومحمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ

(5) حضرت ابوسلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہ

(6) حضرت ابومحفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہ

(7) حضرت ابوالحسن عبداللہ سری سقطی قدس اللہ سرہ

(8) حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ

(9) حضرت کریم الدین ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ

(10) حضرت ابوالعباس احمد دینوری قدس اللہ سرہ

(11) حضرت شیخ محمد بن عبداللہ عموتیہ قدس اللہ سرہ

(12) حضرت ابوعمر قطب الدین سہروری قدس اللہ سرہ

(13) حضرت ابوحبیب عبدالقاہر سہروردی الصدیقی قدس اللہ سرہ

(14) حضرت ابوحفص شہاب الدین عمر الصدیقی الشافعی سہروردی قدس اللہ سرہ

(15) حضرت ابوالبرکات بہاؤالدین ذکریا الاسدی ،القریشی ،الملتانی قدس اللہ سرہ

(16) حضرت ابوالفتح رکن الدین فضل اللہ القریشی قدس اللہ سرہ

Marfat.com

(17) حضرت مخدوم جہانیاں ابوالکرم سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ

(18) حضرت سید اجمل صاحب قدس اللہ سرہ

(19) حضرت سید بدھن بٹرانچی قدس اللہ سرہ

(20) حضرت شیخ محمد درویش قدس اللہ سرہ

(21) حضرت شیخ عبدالقدوس النعمانی، الغزنوی، ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہ

(22) حضرت رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہ

(23) حضرت عبدالاحد الفاروقی قدس اللہ سرہ

(24) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی، سرہندی قدس اللہ سرہ

(25) حضرت سید آدم بن نوری قدس اللہ سرہ

(26) حضرت حاجی بہادر سید عبداللہ حسینی قدس اللہ سرہ

(27) حضرت شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہ

(28) حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہ سرہ

(29) حضرت سید محمد شاہ الحسینی، سدھومی قدس اللہ سرہ

(30) حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہ

(31) حضرت مولانا حافظ محمد ھشت نگری قدس اللہ سرہ

(32) حضرت مولانا محمد شعیب توڈھیری قدس اللہ سرہ

(33) حضرت مولانا عبدالغفور سواتی قدس اللہ سرہ

(34) حضرت اخوندزادہ نجم الدین عرف ھڈی صاحب قدس اللہ سرہ

(35) حضرت شیخ الاسلام حمید اللہ تگابی قدس اللہ سرہ

(36) حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ

(37) حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہ

Marfat.com

(38) حضرت مولانا اخوند زادہ سیف الرحمٰن صاحب ارچی ،خراسانی المعروف مبارک صاحب اطال اللہ حیاۃ

(39) حضرت سیدنا مرشدنا السید جعفر حسین الحسینی ،الحنفی ،السیفی ،المعروف باچا صاحب اطال اللہ حیاۃ اٹک

(40) الشیخ محمد رزاق زرین میر گالوی ،القریشی ،الحنفی ،السیفی ،الحسینی ، اطال اللہ حیاۃ

میر گالہ منگرال سر صوبہ شاہ راولپنڈی

☆......☆......☆

ماخذ و مراجع

۱۔ جلالین شریف

۲۔ روح البیان

۳۔ احیاء العلوم

۴۔ مہر منیر

۵۔ مدارج النبوۃ

۶۔ کامل انسان

۷۔ بہجۃ الاسرار

۸۔ سعادت دارین

۹۔ تذکرہ غوثیہ

دعوۃ الیٰ الحق و الھدایۃ

☆......☆......☆

Marfat.com

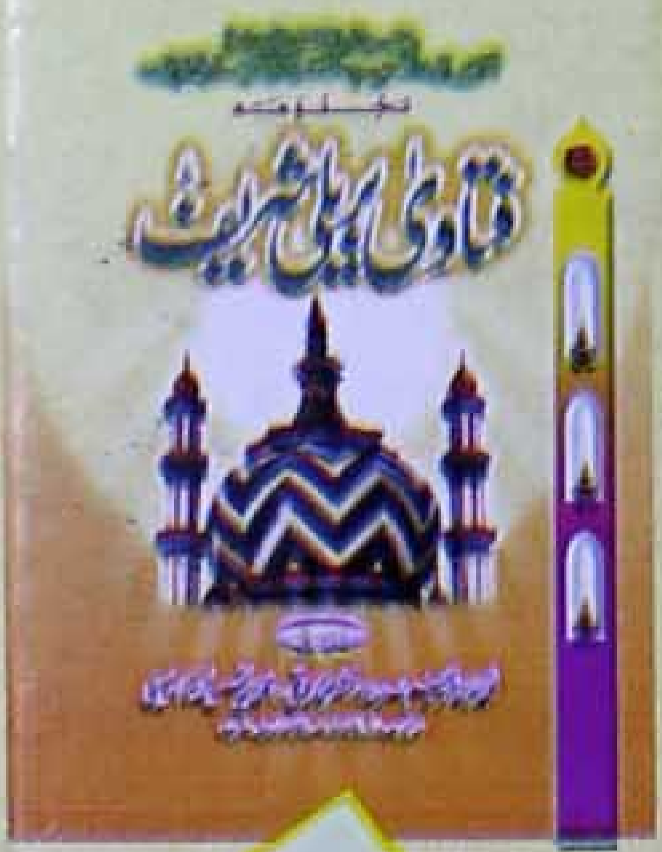

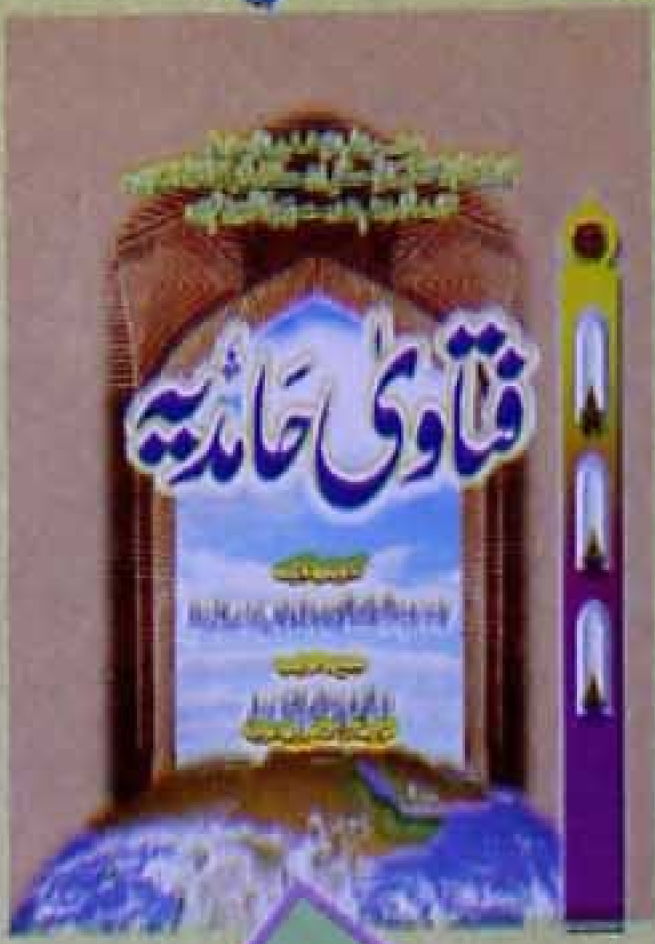

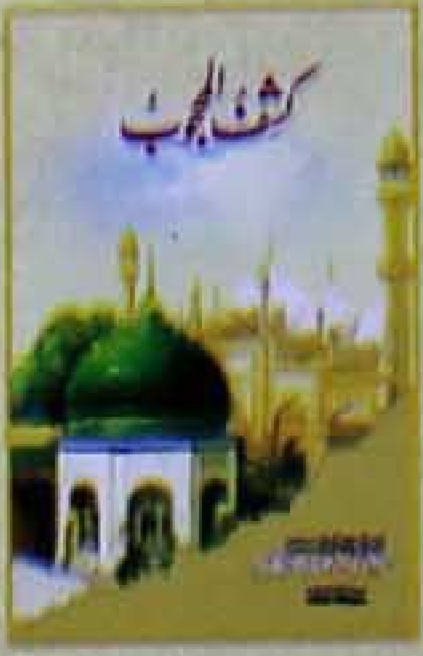

زاویہ پبلشرز

6 مرکز الاویس (ستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور

Voice: 042-7248657 Mobile: 0300-9467047

Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan

Marfat.com